Postal Reg No L/P/GDP-1DEC 2006

30 آخری رجسٹری
28-5-06

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
خلافت نمبر

شمارہ 19/20

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

12/19 ربیع الثانی 1427 ہجری 11/18 ہجرت 1385 ہش 18-11 مئی 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 13 مئی (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے جاپان میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

ایمان لانے اور نیک اعمال بجالانے والوں سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو، اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۝ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تھتدون ۝ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔ (ال عمران ایت ۱۰۳ تا ۱۰۵)

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں اللہ کی دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شائد تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًا فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔ (مسند احمد صفحہ 273/4 مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت احمدیہ اور آسمانی مائدہ

اولین کے لئے بھی عید اور آخرین کے لئے بھی عید

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور دنیا بھر میں اسلام واحمدیت کی تبلیغ واشاعت کے نئے سے نئے راستے کھل رہے ہیں اور قرآن مجید واحادیث کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں حیرت انگیز طور پر پوری ہو کر اور نشان ظاہر ہو کر ازدیاد علم وایمان کا باعث بن رہی ہیں فالحمدللہ علیٰ ذالک

آج کی گفتگو میں ہم ایک ایسے نشان کا ذکر کریں گے جو اگرچہ ایک مدت سے دنیا بھر میں دکھایا جارہا ہے تاہم ایک نئی شان سے پھر ظاہر ہوا ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ امسال کی عیدالاضحیہ کئی لحاظ سے خوشیاں لائی اور یہ عید ہمارے لئے تاریخ ساز عید بن گئی جبکہ تقسیم ملک کے بعد پہلی بار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور اس طرح ڈش کے ذریعہ آسمان سے اترنے والے مائدہ نے ساری دنیا کے احمدیوں اور باقی لوگوں کو بھی سیر کیا۔

آج سے دو ہزار سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپؑ سے درخواست کی کہ اپنے خدا سے ہمارے لئے ایک مائدہ آسمان سے اتار جو ہمارے اولین کیلئے بھی عید ہو اور آخرین کے لئے بھی عید ہو اور خدا کی طرف سے ایک نشان ہو۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذْقَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْھَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَکُوْنَ عَلَیْھَا مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ○ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُہٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ (المائدہ ایت ۱۱۳۔۱۱۶)

ترجمہ اور جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تیرے رب کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتارے؟ اس (یعنی عیسیٰ) نے کہا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پا جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ بن جائیں عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتار جو ہمارے اولین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اللہ نے کہا کہ میں وہ تم پر ضرور اتاروں گا پس جو کوئی اسکے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دونگا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔

ان آیات کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آسمان سے ایک ایسے مائدہ کے نزول کی درخواست کی تھی جس سے وہ مادی کھانا کھانا چاہتے تھے۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی لیکن پھر آپ نے آسمان سے نزول مائدہ کی جو دعا کی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ میں حیرت انگیز طور پر پوری ہو کر آپکی صداقت کا بھی نشان بنی اور آنے والوں کے لئے بھی ایک عظیم نشان بنی

چنانچہ حواریوں نے جو مائدہ آسمان سے اتارنے کی درخواست کی تھی اور انہیں اس وقت اس سے منع کر دیا گیا تھا اسمیں انہوں نے چار تقاضے کئے تھے ایک تو یہ کہ اسمیں سے کھائیں اور دوسرے دلوں کا اطمینان نصیب ہو۔ تیسرے وہ یہ جان لیں کہ آپنے سچ کہا ہے یعنی آپکی سچائی ثابت ہو اور چوتھے یہ کہ وہ اسکو دیکھنے والے گواہ بن جائیں۔ چونکہ ایسا مائدہ اس وقت آسمان سے نازل نہیں کیا جاسکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو ایسا تقاضا کرنے سے منع فرمایا اور خدا کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی لیکن پھر آپنے ایسا مائدہ اتارنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی اور اولین وآخرین کی عید اور بطور نشان اور اس سے بہترین رزق عطا ہونے کی درخواست بھی کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اتارنے کا وعدہ بھی فرمایا جو بعینہ لفظاً لفظاً پورا ہو کر آپکی صداقت کا بھی نشان بنا

چنانچہ جب ہم ان آیات کی روشنی میں ایم ٹی اے کے نزول پر غور کرتے ہیں تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں کہ یہ ایسا دسترخوان ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ میں ابن مریم حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں اور انتھک محنت وکوشش سے نازل ہوا اور اسمیں وہ ساری باتیں شامل ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں نے بطور دعا مانگیں تھیں چنانچہ اسکے ذریعہ روحانی وجسمانی رزق کے سامان ہوئے اور اسکے دیکھنے سے دلوں کو اطمینان وسرور حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ساری دنیا میں اس کے شاہدین ومصدقین پیدا ہوئے جسکا نظارہ پہلی بار اس وقت ہوا جب لائیو نشریات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شرق وغرب کے مختلف ممالک سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ گواہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے تو اس کے جواب میں درجنوں ممالک سے احمدیوں نے لائیو نشریات کے ساتھ اس کی گواہی کا اعلان فرمایا اور اسکے بعد سے آج تک مختلف رنگوں میں زمین کے کناروں تک یہ پیغام نشر ہوتا آرہا ہے اور یہ سلسلہ مختلف زبانوں میں ۲۴ گھنٹے جاری وساری ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے نزول مائدہ کی درخواست کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ دسترخوان ایسا ہو جو بطور نشان کے ہو اور اولین کے لئے بھی عید ہو اور آخرین کے لئے بھی عید ہو اور اس سے ایسا رزق ملے جو سب سے بہترین رزق ہو۔

چنانچہ نعمتوں کا یہ دسترخوان جو بذریعہ ڈش آسمان سے نازل ہوا ان لوگوں کے لئے بھی عید بنا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے ماننے والے ہیں اور ان کے لئے بھی جو بعثت ثانیہ کے ماننے والے ہیں ان کے لئے بھی نشان بنا جو براہ راست مخاطب ہوتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو دنیا بھر میں کہیں بھی دیکھ اور سن رہے ہوتے ہیں ان لوگوں کے لئے بھی جو موجودہ زمانے میں حاضر ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو بعد میں آکر ریکارڈنگ سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اٹھاتے رہیں گے۔ اور یہ نشان آسمانی مائدہ ایسا بہترین رزق ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے باقی چینلوں میں تو علمی فوائد کے ساتھ ذہنی اور اخلاقی گندگیاں بھی شامل ہیں اور ایک فیملی کے مختلف لوگ بڑے چھوٹے اکٹھے بیٹھ کر دیکھ ہی نہیں سکتے۔ لیکن ایم ٹی اے ایسا پاک صاف رزق مہیا کرتا ہے کہ فیملی کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے لئے یکساں فائدہ مند، دلچسپ، پسندیدہ اور دلوں کو مطمئن کرنے والا، ذہنوں کو جلا دینے والا مائدہ ہے پھر مائدہ میں جیسے تازے اور مختلف النوع کھانے ہوتے ہیں ایم ٹی اے کی بھی لائیو نشریات اور ۲۴ گھنٹے مختلف النوع مختلف زبانوں میں پروگرام ہوتے ہیں۔ خاص طور پر خلیفۂ وقت کے خطبات، خطابات، کلاسز، دورہ جات سے براہ راست فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور اس سے اس قدر اطمینان قلب، ذہنوں کو جلا اور اخلاقی روحانی جسمانی رزق کا سامان ہوتا ہے۔ جس کی مثال دنیا بھر میں کہیں اور نہیں پائی جاتی۔

پھر فرمایا ہمارے اولین کے لئے بھی عید ہو اور ہمارے آخرین کے لئے بھی عید ہو جہاں تک عید کے معنے بار بار آنے والی خوشی کے ہیں وہ تو خلافت کے زیر سایہ احباب جماعت کو حاصل ہے ہی، ہر نئی ترقی جو جماعت کو حاصل ہوتی ہے ہماری عید ہوتی ہے بلکہ ایسی خوشیاں لحہ بہ لحہ جماعت کو حاصل ہوتی ہیں جنکی مثال کسی اور مسلم فرقے، ملک بلکہ تمام دنیا کے مسلمان ملکر بھی نہ بنا سکتے ہیں نہ حاصل کر سکتے ہیں، گویا کہ خلافت کے زیر سایہ ہمارا ہر دن ہی عید ہوتا ہے اور ہمارا ہر لحہ خوشی ومسرت کا باعث ہے تاہم اس سال ۱۱ جنوری کو اہل قادیان اور بھارت نے اور پھر انکی وساطت سے پوری دنیا کے احمدیوں نے ظاہری طور پر جو عیدالاضحیہ منائی ہے وہ ایسی تاریخ ساز عید تھی جو اس سے پہلے دنیا بھر میں کبھی دکھائی نہ دی۔ جی ہاں اس دن امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان سے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو ایم ٹی اے پر دنیا بھر میں لائیو نشر ہوا۔ نہ صرف اتنا ہی بلکہ پیارے آقا ہمارے گھروں میں بنفس نفیس تشریف لائے اور ہمارے لئے خوشیوں کی دائمی عید بنا گئے حضور کی آمد کے یہ چند لمحے ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے باعث فخر وسعادت اور زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ آسمانی مائدہ دن رات چوبیس گھنٹے ہمیں میسر ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف ہم اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں بلکہ اپنے دوستوں عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سے مستفید کرائیں۔

اللہ تعالیٰ نزول مائدہ کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ میں تم پر ضرور اتاروں گا۔ پس جو کوئی اسکے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں سے کسی اور کو نہیں دوں گا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہم پر یہ مائدہ نازل فرما دیا ہے جس کی مثال دنیا بھر میں کسی کے پاس نہیں تو پھر مقام خوف ہے کہ ہم اس کی ناقدری اور ناشکری کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کے مورد ہوں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس آسمانی مائدہ کو ہم پر جاری وساری رکھے اور ہمیں اس کی قدر کرتے ہوئے کما حقہ اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اس کے ذریعہ ہمارے اولین کی بھی عید ہو اور آخرین کے لئے بھی عید ہو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قریشی محمد فضل اللہ)

> "تم خیال کرو کہ جس وقت جو کلمہ تم پڑھتے ہو وہی کلمہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھا جائے گا ہر بستی ہر گاؤں اور ہر شہر میں وہی آواز سنائی دے گی اُس وقت تمہیں کتنی لذت حاصل ہوگی" (خطبات محمود جلد اول صفحہ 21)

خطبہ جمعہ

نظامِ خلافت کے بعد نظامِ شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں ان کو منتخب کرنا چاہئے۔

جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدرآمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا۔

خلیفہ وقت کی منظوری کے بعد جب کوئی فیصلہ جماعتوں کو عملدرآمد کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے تو امانت کا حق اور تقدس کا تقاضا یہ ہے کہ خلیفہ وقت کا دست و بازو بن کر اس پر عملدرآمد میں جُت جائیں۔ نہ سستیاں دکھائیں اور نہ توجیہیں نکالنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھیں کہ ہوشیاری، چالاکی یا علم سے نہ احمدیت کا غلبہ ہونا ہے، نہ کوئی انقلاب آنا ہے۔
اگر دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی ہے تو وہ دعاؤں سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہونی ہے۔

(مجلس مشاورت کے حوالہ سے نمائندگان، عہدیداران اور افرادِ جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24/ مارچ 2006ء بمطابق 24/ امان 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ- فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ- اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (سورة آل عمران آیت 160)

آج سے پاکستان میں وہاں کی مجلسِ شوریٰ شروع ہو رہی ہے۔ اِن دنوں میں اَور ملکوں میں بھی سالانہ مجلس مشاورت ہو رہی ہوتی ہیں، آج کل شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کے حوالے سے چند باتیں کہوں گا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں جماعت میں مجلسِ شوریٰ کا ادارہ نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ قول اس سلسلہ میں بڑا اہم ہے کہ لَاخِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ کہ بغیر مشورے کے خلافت نہیں ہے۔ اور یہ قول قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے عین مطابق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ہر اہم کام میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ آیت سے واضح ہے مشورہ لینے کا حکم تو ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جو اکثریت رائے کا مشورہ ہو اُسے قبول بھی کرنا ہے۔ اس لئے وضاحت فرما دی کہ مشورہ کے بعد مشورہ کے مطابق یا اُسے ردّ کرتے ہوئے، اقلیت کا فیصلہ مانتے ہوئے یا اکثریت کا فیصلہ مانتے ہوئے جب ایک فیصلہ کر لو، کیونکہ بعض دفعہ حالات کا ہر ایک کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے مشورہ ردّ بھی کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر یہ ڈرنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، ویسا نہ ہو جائے۔ پھر اللہ پر توکل کرو اور جس بات کا فیصلہ کر لیا اس پر عمل کرو۔

اس کے ساتھ ہی قرآن کریم نے اس حوالے سے اُس ماحول کی بھی نشاندہی کر دی اور ہمیں وہ طریقہ بھی بتا دیا جو جماعت کا ہونا چاہئے۔ یہاں مخاطب گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن مراد اُمت سے ہے۔ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں خاص طور پر اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد خلافت نے دائمی طور پر قائم ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم دیا گیا یا جو ارشاد فرمایا گیا ہے، اصل میں تو یہ جماعت کے لئے ہے اُمت کے لئے بھی ہے لیکن جماعت کے افراد کے لئے بھی ہے۔

ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے اس میں عہدیداران بھی آجاتے ہیں۔ سب سے بڑا مخاطب خلیفہ وقت ہوتا ہے کہ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں نرمی ہے اسی طرح خلیفہ وقت کے دل میں بھی نرمی ہوتی ہے اور جب تک خلافت کا نظام علیٰ منہاج نبوت رہے گا اور خلافت کا نظام علیٰ منہاج نبوت کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق قائم ہو چکا ہے اور جب تک یہ نظام رہے گا خلیفہ وقت کے دل میں افراد جماعت کے لئے نرمی بھی رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق قائم ہو گیا ہے اور یہ ایک دائمی نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب کچھ کسی کی کوششوں سے نہیں ہوگا یا اپنی طبیعتوں میں خود بخود تبدیلی پیدا نہیں ہوگی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل سے ہوتا ہے اور ہوگا۔ اور خلافت کا یہ نظام اور پھر جماعت کا نظام، یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے چلتا رہے گا۔ اور افرادِ جماعت کا بھی خلافت کے ساتھ جو تعلق ہے وہ بھی اس نظامِ خلافت کے چلنے کی وجہ سے جاری رہے گا اور یہ تعلق بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی جماعت کے افراد کے اندر پیدا کیا ہوا ہے۔ خلافت سے جو جوش اور محبت جماعت کو ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ہے۔ یہ دوطرفہ بہاؤ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے جماعت میں قائم ہے۔ یعنی خلیفہ وقت کو یہ حکم ہے کہ دین کے اہم کاموں میں اُمت کے لوگوں سے مشورہ لو۔ نرم دل رہو اور دعا کرو۔ لوگوں کو یہ حکم ہے کہ جب مشورہ مانگا جائے تو نیک نیت ہو کر تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے مشورہ دو۔ اس لئے حکم ہے کہ جن سے مشورہ لیا جائے وہ نیک ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں ہر ایک سے مشورہ لینے کا حکم نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شَاوِرُوا الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ کہ سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو۔ اس لئے جماعت میں یہ طریق رائج ہے کہ ایسے لوگ جو بظاہر نظام جماعت کے پابند بھی ہوں، مالی قربانی کرنے والے بھی ہوں، عبادتیں کرنے والے بھی ہوں وہ مرکزی شوریٰ کے لئے اپنے میں سے نمائندے چنتے ہیں جو مجلس شوریٰ میں بیٹھ کر تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے مشورے دیتے ہیں یا دینے چاہئیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ﴿شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری اُمت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔

پس یہ مشورے امت کے لئے رحمت کا باعث ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رُشد و ہدایت پر چلانے والے ہیں۔ لیکن اس پہلی حدیث کے مطابق اگر مشورہ دینے والے اپنی عقل اور سمجھ کے ساتھ ساتھ اپنے کسی خاص کام میں مہارت کے ساتھ ساتھ عبادت گزار بھی ہوں اور نیکیوں پر قدم مارنے والے بھی ہوں، تقویٰ پر قائم ہوں تبھی ایسے مشورے ملیں گے جو قوم کے مفاد میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ اور ان مشوروں میں برکت بھی پڑے گی اور بہتر نتائج بھی برآمد ہوں گے۔

پس یہاں ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظامِ خلافت کے بعد نظامِ شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیادار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔ پس افراد جماعت کی طرف سے اس امانت کا حق جو اُن کے سپرد کی گئی ہے اس وقت ادا ہوگا جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے شوریٰ کے نمائندے منتخب کریں گے۔

پاکستان میں تو اب جماعتوں کی طرف سے اس ادائیگی امانت کا وقت گزر چکا ہے۔ کیونکہ نمائندے منتخب کر لئے ہیں آج شوریٰ ہو رہی ہے۔ لیکن جن ملکوں میں ابھی نمائندے چنے جانے ہیں ان کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ﴿تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (سورۃ النساء آیت :59) کہ امانتوں کو ان کے مستحقوں کے سپرد کرو کیونکہ وہ نمائندے خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنے جاتے ہیں۔ آپ اپنی جماعتوں سے نمائندے چن کے اس لئے بھیج رہے ہیں کہ خلیفہ وقت کو مشورہ دیں۔ اس لحاظ سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آ رہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ تو یہ ہے شوریٰ کے ضمن میں ذمہ داری افراد جماعت کی کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگانِ شوریٰ چنیں نہ کہ کسی ظاہری تعلق کی وجہ سے اور جس کو چنیں اس کے بارے میں اچھی طرح پرکھ لیں۔ اس کو آپ جانتے ہوں، آپ کے علم کے مطابق اس میں سمجھ بوجھ بھی ہو اور علم بھی ہو اور عبادت گزار بھی ہو۔ اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا بھی ہو۔

اب میں نمائندگان سے بھی چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی جب شوریٰ کا نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے تو اس کی نمائندگی اگلی شوریٰ تک چلتی ہے جب تک نیا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ صرف تین دن یا دو دن کے اجلاس کے لئے نہیں ہوتی۔ شوریٰ کے نمائندگان کے بعض کام مستقل نوعیت کے اور عہدیداران جماعت کے معاون کی حیثیت سے کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے مستقلاً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا جماعت کو اپنے نمائندے ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جو ان کے نزدیک ایک تو سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔ ہر میدان میں ہر ایک ماہر نہیں ہوتا، کوئی کسی معاملے میں زیادہ صائب رائے رکھنے والا ہوتا ہے یا مشورہ دے سکتا ہے، کوئی کسی معاملے میں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ عبادت گزار ہونا چاہئے اور حقیقی عبادت گزار ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرے۔ اور جہاں قرآن اور سنت کے مطابق واضح ہدایات نہ ملتی ہوں وہاں وہ اپنی سمجھ اور علم کو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب نمائندگان کو افرادِ جماعت اس حسن ظنی کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو جو نمائندگانِ شوریٰ ہیں ان پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کے افراد نے آپ پر حسن ظن رکھتے ہوئے قرآن کریم کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے آپ کو منتخب کیا ہے کہ ﴿تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (سورۃ النساء آیت :59) کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا کرے کہ اکثریت نمائندگان جو وہاں شوریٰ میں آئے ہوئے ہیں ان کا انتخاب اسی سوچ کے ساتھ ہوا ہو اور کسی خویش پروری یا ذاتی پسند کی وجہ سے نہ ہوا ہو۔

لیکن اگر بالفرض بعض ایسے نمائندگان بھی آ گئے ہیں جو ذاتی تعلق کی وجہ سے منتخب ہوئے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمائندگان کو سمجھ بوجھ کے ساتھ تقویٰ پر چلتے ہوئے مشورے دینے والا بنائے اور کبھی مجھے ایسے مشیر نہ ملیں جو دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتے ہوئے مشورے دینے والے ہوں۔ تو میں کہہ یہ رہا تھا کہ اگر بعض نمائندگان اس معیار کو مدنظر رکھے بغیر بھی چنے گئے ہیں وہ بھی اب میری یہ بات سن کر استغفار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ پر چلاتے ہوئے اس امانت کی ادائیگی کا اہل بنانے کی کوشش کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس پر چلتے ہوئے اگر آپ عمل کریں گے تو اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔

پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک امانت ہے جس کی ادائیگی کا آپ کو حق ادا کرنا ہے۔ اس نمائندگی کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں کہ تین دن کے لئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں کچھ باتیں سن لیں کچھ دوستوں سے مل لئے اور بس، صرف اتنا کام نہیں ہے، ان کا بڑا وسیع کام ہے۔

پھر نمائندگان یہ بھی یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدرآمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ یا بعض جماعتوں میں جا کر بعض فیصلے عہدیداران کی سستیوں یا مصلحتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر تو ایسی صورت ہے تو ہر نمائندہ شوریٰ اپنے علاقے میں ذمہ دار ہے کہ اس پر عملدرآمد کروانے کی کوشش کرے اپنے عہدیداران کو توجہ دلائے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ان کے معاون کی حیثیت سے کام کرے۔ ایک کافی بڑی تعداد عہدیداران کی نمائندہ شوریٰ بھی ہوتی ہے۔ وہ اگر کسی فیصلے پر عمل ہوتا نہیں دیکھتے تو اپنی عاملہ میں اس معاملے کو پیش کر کے اس پر توجہ دلائیں۔ نمائندگان شوریٰ چاہے وہ انتظامی عہدیدار ہیں یا عہدیدار نہیں ہیں اگر اس سوچ کے ساتھ کئے گئے فیصلوں کی نگرانی نہیں کرتے اور وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ میں نتائج کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا جائزہ نہیں لیتے تو ایسے نمائندگان اپنا حق امانت ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ اور اگر یہاں اس دنیا میں یا نظام جماعت کے سامنے، خلیفہ وقت کے سامنے اگر بہانے بنا کر بچ بھی جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ ضرور پوچھے جائیں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے۔

پس اس اعزاز کو کسی تفاخر کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی مجلس عاملہ یا عہدیداران توجہ نہیں دیتے اور اپنے دوسرے پروگراموں کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور شوریٰ کے فیصلوں کو درازوں میں بند کیا ہوا ہے، فائلوں میں رکھا ہوا ہے تو پھر نمائندگان شوریٰ کا یہ کام ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ اگر مجھے اطلاع نہیں دیتے تو پھر بھی امانت کا حق ادا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ اس وجہ سے مجرم بھی ہیں۔ جب بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے، کسی رنجش کی بنا پر کوئی فردِ جماعت اگر کوئی خط لکھتا ہے تو پھر جب بات سامنے آتی ہے اور جب بعض کاموں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، یا تحقیق کی جاتی ہے تو پھر یہی عہدیداران اور نمائندگان لمبی لمبی کہانیوں کا ایک دفتر کھول دیتے ہیں۔ امانت کی ادائیگی کا تقاضا تو یہ تھا کہ جب کوئی غلط بات یا سستی دیکھی تو فوراً اطلاع کی جاتی۔ اور اگر مقامی سطح پر یہ باتیں حل نہیں ہو رہی تھیں تو اس وقت آپ باتیں پہنچاتے۔

جماعت کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ بعض لوگ اس خوف سے کہ ہم پر ذمہ داری نہ پڑے ذمہ داری سے بچنے کے لئے خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ تو اگر اپنا جائزہ لینے کی، اپنا محاسبہ کرنے کی ہر عہدیدار کو ہر نمائندہ شوریٰ کو عادت ہو گی اور یہ خیال ہو گا کہ مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنا گیا ہے اور پھر تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے مشورہ دینے کے بعد میری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ میں یہ جائزہ لیتا رہوں کہ کس حد تک ان فیصلوں پر عمل ہوا ہے یا ہو رہا ہے تو مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے کاموں میں ایک واضح تبدیلی پیدا ہو گی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک مسلسل عمل ہے کام کرنے کا اور جائزے لیتے رہنے کا۔ تبھی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اور جماعتوں میں ایک واضح بیداری پیدا ہو گی اور نظر آ رہی ہو گی۔

اب اس دفعہ بھی پاکستان کی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے جماعتوں نے بعض تجویزیں رکھیں اور یہ دوسرے ملکوں میں بھی ہوتا ہے لیکن ان تجویزوں کو انجمن یا ملکی مجلس عاملہ شوریٰ میں پیش کرنے کی سفارش نہیں کرتی کہ یہ تجویز گزشتہ سال یا دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے اور حسب قواعد تجویز تین سال سے پہلے شوریٰ میں پیش نہیں ہو سکتی۔ تو اس تجویز کے آنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کم از کم اس جماعت میں جس کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے وہاں اُس فیصلے پر جو ایک سال یا دو سال پہلے ہوا تھا، شوریٰ نے کیا تھا اور پھر منظوری لی تھی، اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اور یہ بات واضح طور پر اس جماعت کے عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ کی سستی اور نااہلی ثابت کرتی ہے۔ اور یہ واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ خود ہی کسی کام کو کرنے کے بارے میں ایک رائے قائم کر کے اور پھر اس پر آخری فیصلہ خلیفہ وقت سے لینے کے بعد اس فیصلے کو جماعت نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ یہ سستی صرف اس لئے ہے کہ جس طرح ان معاملات کا پیچھا کرنا چاہئے، مرکز نے بھی پیچھا نہیں کیا، نظارتوں نے بھی پیچھا نہیں کیا یا ملکی سطح پر ملکی عاملہ پیچھا نہیں کرتی۔ ترجیحات اَور اَور رہیں۔ اس طرح مرکزی عہدیداران بھی جب یہ توجہ نہیں دے رہے ہوتے تو وہ بھی اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ اس کے لئے مرکزی عہدیداران کو بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور مقامی جماعت کے عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ کو بھی اپنا محاسبہ کرنا ہو گا اور جائزہ لینا ہو گا اور وجوہات تلاش کرنی ہوں گی کہ کیوں سال دو سال پہلے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ملکی انتظامیہ کی طرف سے یا انجمنوں کی طرف سے اس بنا پر کہ تھوڑا عرصہ پہلے کوئی تجویز پیش

ہو چکی ہے، پیش نہ کئے جانے کی سفارش آتی ہے۔ ٹھیک ہے شوریٰ میں پیش تو نہ ہو لیکن اپنے جائزے اور محاسبہ کے لئے کچھ وقت ان تجاویز کی جگالی کے لئے ضروری ہے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ عملدرآمد نہیں ہوا۔ اگر تو 70-80 فیصد جماعتوں میں عمل ہو رہا ہے اور 20-30 فیصد جماعتوں میں نہیں ہو رہا تو پھر تو جائزے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر 70-80 فیصد جماعتوں میں گزشتہ فیصلوں پر عمل نہیں ہو رہا ہے تو لمحہ فکریہ ہے۔ اس طرح تو اعلیٰ مقاصد حاصل نہیں کئے جاتے۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ شوریٰ میں اس کے لئے بھی مخصوص وقت ہونا چاہئے تاکہ دیکھا جائے اپنا جائزہ لیا جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کج بحثی ناپسندیدہ فعل ہے لیکن بحث سے بچنے کے لئے، اپنے جائزے لینے کے لئے، آنکھیں بند کر لینا بھی اس سے زیادہ ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس جائزہ میں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جن جماعتوں نے خاص کوشش کی ہے زیادہ اچھا کام کیا ہے ان کا طریقہ کار کیا تھا۔ انہوں نے کس طرح اس پر عملدرآمد کروایا۔ اس طرح پھر جب ڈسکشن (Discussion) ہوگی تو پھر دوسری جماعتوں کو بھی اپنی کارکردگی بہتر کرنے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے اس کارروائی یا بحث میں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذات پر تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ کسی کی ذات پر تبصرہ نہیں کرنا بلکہ صرف شعبے کا جائزہ ہو۔ اس فیصلے پر جس پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا، اس کا جائزہ لیا جائے کہ کہاں کمیاں ہیں اور کیوں کمیاں ہیں۔ بہر حال ہمیں کوئی ایسا طریق وضع کرنا ہوگا جس سے قدم آگے بڑھنے والے ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ایک فیصلہ کیا اور تین سال اس پر عمل نہ کیا یا اتنا کم عمل کیا کہ نہ ہونے کے برابر ہو، اکثر جماعتوں نے سستی دکھائی اور پھر تین سال کے بعد وہی معاملہ دوبارہ اس میں پیش کر دیا کہ شوریٰ اس کے لئے لائحہ عمل تجویز کرے۔ تو یہ تو ایک قدم آگے بڑھانے اور تین قدم پیچھے چلنے والی بات ہوگی۔

پھر شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو چاہے وہ مقامی جماعتوں کے ہوں یا مرکزی انجمنوں کے ہوں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے۔ اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہوگا اور ہونا چاہئے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارے میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارے میں ہو۔

اس لئے نمائندگان اور عہدیداران کو اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اپنی عبادتوں کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ عبادت ایک بنیادی چیز ہے جس کو نمائندگی دیتے ہوئے مدنظر رکھنا چاہئے اور ایک عام مسلمان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عبادت گزار ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین ہی نہیں ہے۔ تو ایک عام احمدی کے لئے جب نمازوں کی ادائیگی فرض ہے تو عہدیدار جو ہر لحاظ سے افراد جماعت کے لئے نمونہ ہونا چاہئیں ان کے لئے تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کی کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو سوائے کسی اشد مجبوری کے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو دو تین دن شوریٰ کے لئے آتے ہیں اور آئے ہیں، ان میں صرف یہی نہیں کہ ان دنوں میں ہی یہیں نمازیں پڑھنی ہیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ ہر نمائندے کو، ہر عہدیدار کو، باقاعدہ نماز باجماعت کا عادی ہونا چاہئے۔ خود اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں، دین کی سربلندی کی خاطر آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ اگر ان میں دین کے بنیادی ستون کی طرف ہی توجہ نہیں ہے تو خدمت کیا کریں گے اور مشورے کیا دیں گے۔ جو دل عبادتوں سے خالی ہیں ان کے مشورے بھی تقویٰ کی بنیاد پر نہیں ہو سکتے۔

پھر بندوں کے حقوق ہیں۔ نمائندگان اور عہدیداران کو اپنے دلوں کو ہر قسم کی برائیوں اور رنجشوں سے پاک کرنا ہوگا، لین دین کے معاملے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمسائے سے حسن سلوک کا خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ صحابہ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ہمارے ورثہ میں حصہ دار بننے والے ہیں۔ تو جب اتنی تاکید ہے ہمسائے سے حسن سلوک کی تو یہ کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی گئی ہیں وہ اپنے ہمسایوں کے لئے دکھ کا باعث ہوں اور ہمسائے ان کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں۔

یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمسائے کی تعریف یہ کی ہے کہ تمہارے دینی بھائی بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ یعنی ہر احمدی ہمسایہ ہے۔ عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر احمدی ان کا ہمسایہ ہے اور اگر کسی احمدی کو آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف یا دکھ پہنچتا ہے تو یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے۔ ایک عام احمدی جب دوسرے احمدی کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے تو گو یہ بھی بڑی تکلیف والی بات ہے لیکن وہ معاملہ ان دو اشخاص کے درمیان رہتا ہے لیکن جب ایک ذمہ دار جماعت کی خدمت کرنے والے سے کسی کو دکھ پہنچتا ہے یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ایک عام احمدی کو بعض اوقات دین سے دور لے جانے والی بھی بن جاتی ہے وہ اس کی ٹھوکر کا باعث بن رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے بنیادی اخلاق ہیں جو جماعتی خدمتگاروں کے لئے چاہے وہ نمائندگانِ شوریٰ ہوں یا عہدیدار ہوں یا واقفینِ زندگی ہوں، سب کو ان کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ بعض باتیں چونکہ نمائندگان شوریٰ کے علاوہ بھی خدمتگاروں کے لئے ضروری تھیں اس لئے مَیں نے سب کو توجہ دلائی ہے کیونکہ یہ عہدیداروں کے اچھے نمونے ہیں جن کو دیکھ کر پھر جماعت میں بھی اچھے نمونے قائم ہوں گے۔

پھر ایک اور بات جس کی طرف نمائندگانِ شوریٰ اور دوسرے کارکنان کو توجہ دلانی چاہتا ہوں، وہ خلیفہ وقت کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران کا کام ہے۔ اور کیونکہ یہ فیصلے خلیفہ وقت سے منظور شدہ ہوتے ہیں اس لئے اگر ان پر عملدرآمد کروانے کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی تو غیر محسوس طریقے پر خلیفہ وقت کے فیصلوں کو تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے دائرے کے اندر نہیں رہ رہے ہوتے جبکہ جن کے سپرد ذمہ داریاں کی گئی ہیں ان کو تو اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھانے چاہئیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تقلید ہوں، نمونہ ہوں۔ پس یہ جو خدمت کے موقعے ملے ہیں ان کو صرف عزت اور خوشی کا مقام نہ سمجھیں کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور بڑی عزت کی بات ہے ہمیں خدمت کا موقع مل گیا۔ اس کے ساتھ جب تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے تب یہ عزت اور خوشی کی بات ہوگی اور تب یہ عزت اور خوشی کے مقام بنیں گے۔

ایک بات مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، شوریٰ کے ممبران کے لئے دوبارہ یاد دہانی کروا رہا ہوں کہ شوریٰ کی بحث کے دوران جب اپنی رائے دینا چاہتے ہیں تو رائے دینے سے پہلے اس تجویز کے سارے اچھے اور برے پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے اپنی رائے دیں نہ کہ کسی دوسرے رائے دینے والے کے فقرہ کو اٹھا کر جوش میں آ جائیں۔ سمجھ بوجھ رکھنے والی شرط بھی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ ہوش و حواس میں رہتے ہوئے رائے دیں۔ اور دوسری بات یہ کہ اظہار رائے کے وقت کسی کے جوشِ خطابت سے متاثر ہو کر اس طرف نہ جھک جائیں۔ یا اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کی رائے سن کر اس پر صاد نہ کر دیں، اس کی بات نہ مان لیں۔ بلکہ رائے کو پرکھیں اور اگر معمولی اختلاف ہو تو بلاوجہ کج بحثی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر واضح فرق ہو، آپ کے پاس زیادہ مضبوط دلیلیں ہوں یا دوسرے کی دلیل زیادہ اچھی ہو تو ضروری نہیں وہاں کسی رائے دینے والے سے تعلق کا اظہار کیا جائے۔

بہر حال آخر میں پھر یہی کہتا ہوں کہ جب شوریٰ میں بحثوں کے بعد آپ ایک رائے قائم کر لیتے ہیں اور اس پر خلیفہ وقت کا فیصلہ لے لیتے ہیں چاہے وہ آپ لوگوں کی رائے مان لینے کی صورت میں ہو یا کسی تبدیلی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صورت میں۔ جب یہ جماعتوں کو عملدرآمد کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے تو امانت کا حق اور تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ خلیفہ وقت کا دست و بازو بن کر اس پر عملدرآمد میں جت جائیں، نہ سستیاں دکھائیں اور نہ توجیہیں نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اس طرح کریں گے تو پھر آپ کے فیصلوں میں کبھی برکت نہیں پڑے گی۔ اور عہدیداران کی دوسری باتیں بھی بے برکت ہو جائیں گی۔

پھر مَیں کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کریں، اس کو سمجھیں اور خدا سے مدد مانگتے ہوئے شوریٰ کے دنوں میں اپنے اجلاس کے اوقات میں بھی اور فارغ اوقات میں بھی دعاؤں میں گزاریں۔ اور جب اپنی جماعت میں جائیں تو وہاں بھی آپ میں اس تبدیلی کا اثر مستقل نظر آتا ہو۔ یاد رکھیں کہ ہوشیاری، چالاکی یا علم سے نہ احمدیت کا غلبہ ہونا ہے، نہ کوئی انقلاب آنا ہے۔ اگر دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی ہے تو وہ دعاؤں سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہونی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ (الأنفال: 30) ﴿وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ﴾ (الحدید: 29) یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور غیر میں فرق رکھ دے گا۔ اور فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں پر چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا، تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت و سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی"۔

پس یہ معیار ہیں جن پر تقویٰ کے ساتھ چلنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں خوشخبری دی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا تقویٰ پر چلنے سے ہی سب کچھ ملے گا۔ اور اگر نمائندگانِ شوریٰ اور تمام عہدیداران اور تمام خدمت گزار یہ حالت اپنے اندر پیدا کر لیں تو جماعت کے تقویٰ کے معیار بھی خود بخود بڑھنے شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر ہر فیصلہ جو کیا جائے گا اور ہر فیصلہ جس کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے گی، اس پر عملدرآمد بھی ہوگا اور اس میں برکت بھی پڑے گی۔ اور یہ شکوے بھی انشاء اللہ ختم ہو جائیں گے کہ اتنی کوششوں کے باوجود بھی ہمارے پروگراموں کے نتائج سامنے نہیں آئے۔

اللہ سب کو تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام وہ لوگ جن کو کسی بھی رنگ میں جماعت کی خدمت کا موقع مل رہا ہے خلیفہ وقت کے دست راست بن کر رہیں۔

مستقل مزاجی سے اللہ کا ذکر کرنا چاہئے اگر بے صبری دکھائی تو اطمینان نصیب نہیں ہوگا

ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا اور اعلیٰ اخلاق کا مالک بن جائے اور احمدی و غیر احمدی میں واضح فرق نظر آنے لگ جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ مئی ۲۰۰۶ء بمقام نیوزی لینڈ

قادیان ۵ مئی آج سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (ہندوستانی وقت کے مطابق) صبح ٹھیک سات بجے Auchland نیوزی لینڈ میں فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا اس کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ کے ساتھ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجہر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین ۔کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج اللہ کے فضل سے اس خطبے کے ساتھ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں یہی تھا کہ آپ کے ماننے والوں کے دل اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بن جائیں اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا بھی مالک بن جائے۔ ایک احمدی اور غیر احمدی میں واضح فرق نظر آنے لگ جائے فرمایا جو جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے 116 سال پہلے شروع فرمایا تھا آج اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش پر عمل کرتے ہوئے اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے تمام احمدی دنیا میں جلسہ سالانہ منعقد کئے جاتے ہیں پس آپ کا بھی جلسہ اسی مقصد کیلئے ہو رہا ہے اور سال کے دوران اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کیلئے بیان فرمائے جس مقصد کیلئے آپ نے جماعت کا قیام فرمایا جس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا جب آپ خالصۃً روحانی ماحول حاصل کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور نہ صرف جلسہ کے ان دو دنوں میں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ بعد میں بھی اس طرف توجہ دیتے رہیں۔ تبھی ہم احمدیت کے پیغام کو احسن رنگ میں دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں تبھی ہم اللہ کی مخلوق کو خدا کے قریب لا سکتے ہیں اور اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو ہماری کسی بات کا اثر نہیں رہے گا۔

پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہر وقت اس کے دل میں یہ احساس رہے یہ احساس کہ میں احمدی ہوں اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے تب ہوگا جب آپ کو ہر وقت یہ فکر رہے گی کہ میرے ہر عمل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہوگا کہ میرے ہر کام کو خدا دیکھ رہا ہے تو اس کی یاد بھی دل میں رہے گی پانچ وقت نمازوں کی طرف بھی توجہ رہے گی اور اس کے باقی احکامات پر عمل کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تمام طاقتوں کا احساس رہے گا تو ہر وقت سوتے جاگتے اسے یاد رکھیں گے۔ اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں گے اور جب ہماری زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رہیں گی تو ہر وقت نیکی کی باتوں کا احساس رہے گا اور یہی احساس ہے جو انسان کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔

فرمایا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے اللہ کا خوف کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہو صبح شام اس کی پناہ مانگو اس سے مدد طلب کرو کہ وہ تمہیں صحیح راستے پر چلائے اگر تم اس طرح نہیں کرو گے تو غافلوں میں شمار ہوگے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے جو دم غافل سو دم کافر فرمایا اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد پھر یہ غفلتیں بڑی فکر مندی کی بات ہیں پس صبح شام اللہ کے ذکر اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ فکر ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری کسی زیادتی کی وجہ سے ناراض نہ ہو اور جب یہ فکر ہوگی تو یقیناً اللہ کا خوف اور یاد دل میں رہے گی اسکا ذکر بھی زبان پر رہے گا اور اس کے احکامات پر عمل کی کوشش بھی رہے گی۔ اس کی مخلوق سے اچھے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔

نظام جماعت اور خلافت سے وفا کا تعلق بھی رہے گا۔ یہ ساری باتیں اللہ کے خوف کی وجہ سے پیدا ہوں گی۔ فرمایا راتوں کو بھی تقوی سے گذارنے کا خیال رہے گا اور ہر قسم کی لغویات اور بے ہودگیوں سے انسان بچا رہے گا۔ فرمایا آج کی دنیا میں ایسی خرابیاں ہیں جو اللہ کے ذکر سے غافل رکھتی ہیں۔ فرمایا ہر احمدی کو ہر وقت ایسی لغویات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا ہے جو آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے میں روک بنے اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں کبھی ذہنی سکون نہیں دے سکتیں حالانکہ دنیاوی چیزوں کے پیچھے جانے سے مزید حاصل کرنے کی حرص بڑھتی ہے اور بے سکونی بڑھتی ہے پس احمدی کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کے دل کو اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ کے ذکر میں ملتا ہے اور اللہ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے جیسا کہ فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں اور ذکر نمازوں کے علاوہ بھی ہونا چاہئے اور ہر وقت اللہ کی یاد ہو جیسا کہ فرمایا عقلمند وہی ہے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتا ہے ہر وقت ان کے دل میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور یہ صحیح مومن کی نشانی ہے کیونکہ اس ذکر سے ایمان بھی بڑھتا ہے۔

فرمایا دل میں جرأت پیدا ہونے کیلئے اللہ کی مدد حاصل کرنے کیلئے اللہ کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے شیطان بھی انسان کا بہت بڑا دشمن ہے۔

فرمایا آج کی دُنیا میں دجال مختلف فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے پس ان کے حملوں سے بچنے کیلئے اور ہر قسم کی احساس کمتری سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر انتہائی ضروری ہے اس سے دلوں میں جرآت پیدا ہوگی پاک تبدیلی پیدا ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کا ذکر ایسی شے ہے جو دلوں کو اطمینان عطا کرتا ہے۔

فرمایا مستقل مزاجی سے اللہ کا ذکر کرنا چاہئے اگر بے صبری دکھائی تو اطمینان نصیب نہیں ہوگا پھر شیطان کے مقابلے کی طاقت نہیں رہے گی اگر بے صبری دکھاؤ گے اور راستے میں چھوڑ دو گے پھر پاک تبدیلیاں نہیں ہو سکیں گی۔

فرمایا اس معاشرے کی بہت سی مکروہات ہیں ان سے بچنے کیلئے ذکر الٰہی بہت ضروری ہے اور اس سے عمل کرنے کی بھی توفیق ملے گی جو ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرے گی اور احمدی اور دوسرے میں فرق ظاہر ہوگا۔ فرمایا احمدیوں کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ آپ کے نمونے دیکھ کر دوسرے آپ کی باتیں سن سکیں اور جب باتیں سنیں گے تو یقیناً یہ باتیں دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنیں گی۔

فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں احمدی ہونے کے بعد اپنے نیک نمونے قائم کرنا اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہر احمدی کا کام ہے اور فرض ہے حضور انور نے احباب جماعت نیوزی لینڈ اور فجی کے حوالہ سے احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا ایمان میں مضبوطی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اور اپنے دینی علم میں اضافہ کریں خاص طور پر عورتوں اور اپنے طبقے کو دینی علم سکھانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور پھر ایک مہم کی صورت میں ہر مرد عورت بچہ بوڑھا احمدیت کا پیغام پہنچانے میں لگ جائے اس سے جہاں آپ کی تربیت ہوگی وہاں تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلتے جائیں گے اور بھی کئی مسائل حل ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اللہ کا قرب پانے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور اس ضمن میں اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں اور ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

فرمایا اپنی حالت میں پاک تبدیلی کے ساتھ ساتھ اپنے بیوی بچوں کی اصلاح کیلئے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ فرمایا خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کا بھی جماعت سے اور خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہوئے اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ بن جائیں اور اللہ کا قرب پانے والے ہوں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس پاک چشمے سے سیراب کرنے والے ہوں اور یہ جلسے کے دن حقیقت میں سب میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ اور آپ میں ان پاک تبدیلیوں کی وجہ سے اس ملک میں باقی جگہوں میں بھی اسلام کا خوبصورت پیغام جلد سے جلد پھیل جائے۔

☆☆☆

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

(تقریر برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء)

نظامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

(عطاء المجیب راشد۔ لندن)

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(سورۃ النور:56)

حضرات! نظام خلافت وہ بابرکت آسمانی نظامِ قیادت ہے جو اللہ تعالیٰ جماعت مومنین کو ان کی روحانی بقاء اور ترقی کے لئے عطا فرماتا ہے۔ یہ ایک عظیم انعام ہے جو ایمان اور عملِ صالح کی بنیادی شرائط سے مشروط ہے۔ اس خدائی موہبت کی حیثیت ایک حَبْلُ اللّٰہ کی ہے۔ اس خدائی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا جماعت مومنین کے لئے ان کے ایمان کی تصدیق بھی ہے اور امن و امان اور روحانی ترقیات کی ضمانت بھی۔ حق یہ ہے کہ اسلام کی ترقی اور سربلندی اس بابرکت نظام خلافت سے وابستہ ہے۔

خلافت کیا ہے؟

لغوی لحاظ سے خلافت کے لفظی معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں۔ اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا قائمقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

''خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 383)

نبوت و خلافت

خالق کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنت مستمرہ کچھ اس طرح جاری ہے کہ ظلمت و تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو نبوت و رسالت کا تاج پہنا کر قندیل ہدایت کے طور پر مبعوث کرتا ہے۔ ان انبیاء کے ذریعہ خدائی پیغامِ ہدایت کی تخم ریزی ہوتی ہے اور شجرِ ہدایت پروان چڑھنے لگتا ہے۔ ان رسولوں اور نبیوں کی بعثت دراصل اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کا ظہور ہوتا ہے۔ اصطلاحاً ان کو خَلِیْفَۃُ اللّٰہ کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بارہ میں معین طور پر یہ الفاظ ملتے ہیں۔ یہ مقام اللہ تعالیٰ کے ہر نبی کو عطا کیا جاتا ہے۔

عمیق حکمتوں کے مالک خدا نے ازل سے یہ طریق جاری کیا ہے کہ جب بھی نبی یا رسول کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے تو اس کے کسی قدر ناتمام کام کو مکمل کرنے کے لئے، اس کے لگائے ہوئے باغ کی مسلسل آبیاری اور نگہداشت کے لئے اور اسے ترقی دے کر اس کے انتہائی نقطہ کمال تک پہنچانے کے لئے ایک بار پھر اپنی قدرت کا کرشمہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ یہ اس کی قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اللہ کی راہنمائی میں مومنین اپنے میں سے ایک، خدا کے بندے کا انتخاب کرتے ہیں جو دراصل خدا کا انتخاب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اذن سے اس منتخب بندہ کے سر پر خلافت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ اصطلاحاً اسے خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْل کہا جاتا ہے۔ جماعت کا یہ روحانی سربراہ نبی کے بعد اسکے جاری کردہ کام کو آگے سے آگے بڑھانے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سایہ میں کام کرتا ہے اور اس کی وفات پر یہ سلسلہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

تقریر کے موضوع کی مناسبت سے میں دوسری قسم کی خلافت کا ذکر قدرے تفصیل سے کروں گا جو نبی یا رسول کے بعد اس کے ماننے والوں میں قائم ہوتی ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ"

(کنز العمال الفصل الأول فی بعض خصائص الانبیاء حدیث نمبر ۳۲۲۴۶)

یعنی ہر نبوت کے بعد لازماً خلافت کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظامِ خلافت کی ضرورت اور حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو...... اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اعلیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 57 روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

نبوت و خلافت کا انتخاب

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ نبوت و خلافت کے دونوں نظام اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن ان میں ایک بنیادی فرق ہے۔ نبوت اس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر چکی ہوتی ہے۔ ہر طرف شرک اور ظلمت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کی تجلی نبوت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کی تجلی خلافت کی صورت میں اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب نبی کے ذریعہ قائم ہونے والی ایک جماعت موجود ہوتی ہے جو ایمان اور عمل صالح کی شرائط پر پوری اترتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اور خلیفہ کے انتخاب کے طریق میں بھی ایک فرق ہے۔ نبی کا انتخاب اللہ تعالیٰ براہ راست کرتا ہے کیونکہ ظلمت کے اس دور میں جماعت مومنین کا وجود ہی نہیں ہوتا جبکہ نبی کے آنے کے بعد مومنین کی ایک جماعت بن جاتی ہے اور نبی کی وفات پر خدا تعالیٰ بطور احسان اس جماعت میں خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے۔ اور ایمان اور عمل صالح کی شرائط کو عند اللہ تسلی بخش طریق پر پورا کرنے والی جماعت کو بطور اعزاز یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ خلیفہ کے انتخاب کے وقت اپنی رائے کا اظہار کرے۔ بظاہر یہ ایک انتخاب کی صورت نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں یہ خدا کا انتخاب ہوتا ہے اور مومنین کے پاک دل اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے تابع اسی پاک وجود کو منتخب کرتے ہیں جو دراصل خدا کا انتخاب ہوتا ہے۔ آیت استخلاف میں لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کے الفاظ میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔

خلافت کی عظمت اور برکات

ضمناً یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ نظامِ خلافت کا مظہر ہر خلیفہ گزرے ہوئے نبی کا خلیفہ ہوتا ہے، اپنے سے پہلے خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے ایسے خلفاء کو ہمیشہ خلیفۃ الرسول کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق خلافت احمدیہ میں ہر خلیفہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کہا جاتا ہے۔

نظامِ خلافت کی عظمت اور برکت کا مضمون بڑے اختصار اور جامعیت کے ساتھ سورۃ النور کی آیت استخلاف میں بیان کیا گیا ہے جس کی تلاوت شروع میں کی گئی۔ اس کا ترجمہ ہے:

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں اَمن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (سورہ النور آیت ۵۶)

یہ آیت بڑے لطیف مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جماعت مومنین میں قیام خلافت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے اور اسے ایمان اور عمل صالح کی دو شرائط کے ساتھ باندھا ہے۔ نظام خلافت کی دو عظیم الشان برکات کا ذکر فرمایا ہے دین کی تمکنت اور خوف کی حالت کا اَمن کی حالت میں تبدیل کیا جانا۔ اور یہ بھی ذکر ہے کہ نظامِ خلافت کے قیام کے بلند ترین مقاصد اور شیریں ثمرات بھی دو ہیں عبادت الٰہی اور توحیدِ خالص کا حقیقی طور پر قیام۔

خلافت راشدہ

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر صحابہ مارے غم کے دیوانہ ہو رہے تھے۔ اس انتہائی کسمپرسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے عین مطابق خلافت راشدہ کا بابرکت نظام جاری فرمایا۔ جونہی صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے آپ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا زخمی دلوں کو ایک سکون کی کیفیت نصیب ہوگئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہہٗ نے بارِ خلافت اٹھایا۔

اس سنہری دورِ خلافت میں اسلام نے غیر معمولی ترقی اور وسعت حاصل کی۔ اسلام کی بھرپور اشاعت ہوئی۔ اِس دور میں مختلف مراحل پر فتنوں نے بھی سر اٹھایا۔ لیکن خلافت کی برکت سے، ہر خوف کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اَمن میں تبدیل ہوتی رہی اور اسلام کو غیر معمولی تمکنت اور استحکام نصیب ہوا۔ خلافت راشدہ بلاشبہ تاریخِ اسلام کا ایک سنہری دور تھا اور اس کی عظمت، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

"علیکم بسنّتی و سنّۃِ الخلفاءِ الراشدینَ المھدیّین"۔ (ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنۃ. ابو داؤد کتاب السنۃ باب لزوم السنۃ)

کہ اے مسلمانو! تم پر میری اور میرے ان خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت عطا کی جائے گی اور اس ہدایت کی روشنی میں وہ مومنوں کی راہنمائی کرنے والے ہوں گے۔

پیشگوئی کے عین مطابق تیس سال تک خلافت راشدہ کا سورج امتِ مسلمہ پر بڑی شان سے چمکتا رہا

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

اور پھر نظام خلافت پر بھی دنیا داری کے رنگ غالب آگئے۔ حدیث نبوی میں اس بارہ میں بہت معین پیشگوئی ملتی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

خلافت احمدیہ کا قیام

اس حدیث کے عین مطابق جماعت احمدیہ کو مسیح پاک علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا عظیم الشان انعام عطا فرمایا گیا جس سے اس حدیث میں مذکور پیشگوئی بعینہٖ سچی ثابت ہوئی۔ یہ بات جو اسلام اور رسول پاک ﷺ کی صداقت کا ایک زندہ وتابندہ ثبوت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ فعلی شہادت بھی ساری دنیا کو مہیا فرمادی کہ آج دنیا کے پردہ پر اگر کوئی جماعت، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اپنے دعویٰ ایمان میں سچی ہے اور اگر کوئی جماعت ایسی ہے جس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نظر میں اعمالِ صالحہ ہیں تو وہ ایک اور فقط ایک جماعت ہے جو احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر ہے۔

حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بشارت دینے کے بعد آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خلافتِ احمدیہ کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

خلافت احمدیہ کی عظمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر رسالہ ''الوصیت'' میں اپنے بعد خلافت کے قیام کے بارہ میں معین رنگ میں پیشگوئی فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ...... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا...... میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی...... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے...... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے......''۔

(رسالہ الوصیت صفحہ ۷، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۳۰۶،۳۰۵)

اس تحریر کے فوراً بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے عظیم الشان مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔'' (الوصیت صفحہ ۸،۹ روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۳۰۷،۳۰۶)

ان دونوں تحریروں سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ تکمیلِ اشاعتِ اسلام کی خدائی تقدیر کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے وابستہ ہے اور اس عظیم الشان مقصد کا حصول آپ کے بعد قائم ہونے والے بابرکت نظامِ خلافت کے ذریعہ مقدر ہے۔ یہ امر خلافتِ احمدیہ کی عظمت کو خوب واضح کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریرات 20 دسمبر 1905ء کی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق نظام خلافت کے قیام کا وقت قریب آیا تو اس کی عظمت کی طرف دنیا کو متوجہ کرنے کے لئے علّام الغیوب خدا نے بذریعہ الہام اس بارہ میں معین تاریخ سے بھی آگاہ فرمادیا۔ دسمبر 1907ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو الہام ہوا ''ستائیس کو ایک واقعہ''

(بدر 19 دسمبر 1907ء، صفحہ 5)

اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی جلوہ نمائی دیکھو کہ پانچ ماہ بعد 27 رمئی 1908ء کو دنیا کی مذہبی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس روز اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آفاقی نظام کی بنیاد رکھی گئی۔ الہاماً بتائی گئی 27 تاریخ کو جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات بڑی شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔

جماعت کے لئے مقامِ شکر

جماعت احمدیہ کے لئے یہ موقع سجدات شکر بجالانے کا ہے اور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں بچھ جانے کا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے ساتھ ہی فوراً اس جماعت کے سر پر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا تاج رکھ دیا اور جماعت احمدیہ ایک کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت کے پانچویں تاجدار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت عظیم الشان خلافت کے بابرکت سایہ میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آسمانی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اور معیت حضرتِ مسرور کو حاصل ہے۔ ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر'' کا پرشوکت ظہور ہماری نظروں کے سامنے ہے اور خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ انوارالٰہی کی موسلا دھار بارشوں میں نہارہی ہے۔

برکاتِ خلافت کے جلوے

آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کو ایک منفرد اور ممتاز، عالمی تشخص حاصل ہے۔ تبلیغ اسلام، تعلیم اور بے لوث خدمتِ انسانیت کے میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی کی ایک دنیا معترف ہے۔ محبت وپیار، امن وسلامتی اور ملکی قوانین کی پابندی کی اعلیٰ اقدار کی وجہ سے یہ جماعت ساری دنیا میں اسلام کی حسین تعلیم کی علمبردار ہے۔ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ جماعت دنیا کے ایک سو اکاسی 181 ملکوں میں مستحکم طور پر قائم ہے اور دنیا بھر میں احمدی مسلمانوں کی تعداد 200 ملین سے زیادہ ہوچکی ہے۔ خلافت کی برکت نے جماعت کو باہمی اتحاد، غیر متزلزل ایمان اور اعمال صالحہ کی دولت عطا کر کے بنیانِ مرصوص بنادیا ہے اور ان سب برکات سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے جن کا وعدہ آیت استخلاف میں جماعت مومنین سے کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین۔ اسلام کی منادی اکنافِ عالم میں ہورہی ہے ﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ (سورۃ النصر) کا ایمان افروز نظارہ ہماری نظروں کے سامنے ہے اور دوسری طرف، جب بھی اور جہاں بھی، جماعت کے مخالفین کی طرف سے خوف کی کوئی حالت پیدا کی جاتی ہے، خدا تعالیٰ کی نصرت فوراً آسمان سے اترتی ہے اور ہر حالتِ خوف کو امن میں تبدیل کر دیتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ ہم خلافت کی برکت سے تائیداتِ الٰہیہ کے ایمان افروز جلوے دن رات دیکھتے ہیں اور اللہ کرے ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔

ہماری ذمہ داریاں

حضور انور کے ارشادات

خلافتِ احمدیہ کے تعلق میں ہم پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر احمدی کے دل پر ہمیشہ پوری طرح نقش رہنا چاہئے۔ آیئے سنئے کہ ہمارے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے، مشفق ومہربان ناصح کے طور پر، کن الفاظ میں افرادِ جماعت کو خلافت کے تعلق میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ عرفان وحکمت پر مبنی یہ وہ سنہری الفاظ ہیں جو خدا کے محبوب بندہ کے منہ سے نکلے اور جن میں ہماری روحانی زندگی کی بقا اور ترقی کا راز مضمر ہے۔

منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ نے اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا:

''قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے''

اسی پیغام میں آپ نے مزید فرمایا:

''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہوجائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ مئی ۲۰۰۳)

اپنے ایک پیغام میں آپ نے احباب جماعت سے فرمایا:

''یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہوجائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہوجائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہوجائے۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

’’ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ..... استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں..... اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر ایمان واخلاص میں ترقی کریں..... اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا ہے اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء)

پہلی ذمہ داری: انعام خلافت پر شکر

نظام خلافت کی نعمت پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سراپا شکر بن جائے تو تب بھی ہم اس نعمت عظمیٰ کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ پس اس تعلق میں ہماری سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اِس نعمت کی عظمت کا صحیح اِدراک اور احساس پیدا کریں اور دل کی گہرائی سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں اور اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ اور اس کو قبول کرتے ہوئے اپنے وعدہ کے مطابق خلافت کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق

خلیفہ وقت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نور، علم و معرفت اور مقام قبولیتِ دعا سے برکت حاصل کرنے کے لئے مومنین کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت وعقیدت اور فدائیت کا ایک ذاتی اور قریبی تعلق رکھیں۔ یہ وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں ہمیں اتنے متنوع انداز میں اور اتنی سہولت سے میسر کی ہے جیسی اس سے قبل کبھی نہ تھی۔ خلیفہ وقت سے ذاتی اور فیملی ملاقات کی صورت آج ہر احمدی کو میسر ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی ملک میں رہتا ہو، خلیفہ وقت کے قدموں میں حاضر ہو کر وہ یہ شرف حاصل کر سکتا ہے۔ پھر حضور انور کے عالمگیر دورہ جات کے دوران ان ممالک کے احمدیوں کو یہ سعادت اپنے ملک میں رہتے ہوئے مل جاتی ہے۔ خطوط۔ فیکس اور ای میلز کے ذریعہ حضور انور سے براہ راست رابطہ کا پورا نظام موجود ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ کرنا اور خلیفہ وقت سے مسلسل رابطہ رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔

خلیفہ وقت کے لئے دعائیں

خلیفہ وقت کا بابرکت وجود ساری جماعت کے لئے یُمن و سعادت اور برکتوں کا خزانہ ہے۔ خلیفہ وقت کی مقبول دعائیں ساری جماعت کو ہر آن نصیب رہتی ہیں۔ اگرچہ اس احسان کا بدلہ تو کبھی چکایا نہیں جا سکتا لیکن ہر مخلص احمدی کا یہ فرض ضرور بنتا ہے کہ وہ ہمیشہ محسن آقا کے لئے مجسم دعا بنا رہے اور کبھی بھی اس بارہ میں غفلت کا شکار نہ ہو۔ اٹھتے بیٹھتے اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ کے کلمات وردِ زبان رہنے چاہیں اور رسول مقبول ﷺ کی یہ حدیث بھی مستحضر رہنی چاہئے جس میں آپؐ نے فرمایا: تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

خلیفہ وقت کی احباب جماعت سے محبت و شفقت کے نظارے تو ہم دن رات مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیے کہ ہماری محبت کا معیار کیا ہے۔ خلیفۂ وقت کی دعائیں تو ہم ہر آن حاصل کرتے ہیں ہماری فکر یہ ہونی چاہئے کہ کیا ہم بھی خلیفہ وقت کے لئے دعا کرنے کا حق ادا کرتے ہیں یا نہیں؟

خلیفہ وقت کی باتوں کا سننا

قرآن مجید میں جماعت مومنین کا شعار سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل وجان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ اطاعت کا پہلا زینہ سننا ہے، اسی لئے اس صفت کو پہلے رکھا گیا ہے۔ جو شخص سنے گا نہیں وہ عمل کیسے کر سکے گا؟ ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی باتوں کو توجہ سے سنے اور اس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے۔ خلیفہ وقت کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور راہنمائی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے اذن اور ہدایت سے بولتا ہے۔ علم و عرفان کے چشمے اس کی مبارک زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ وہ ان باتوں کی طرف جماعت مومنین کو بلاتا ہے جو وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں پس حضور انور کے پُر معارف خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا، بچوں کو سنانا اور سمجھانا ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ حضور انور کے خطابات اور پیغامات کو سننا بھی بہت لازم ہے۔

ہر تحریک پر والہانہ لبیک

اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہا جائے۔ کسی ارشاد کو بھولنا یا اس کی طرف توجہ نہ دینا ایک احمدی کی شان نہیں۔ ہر احمدی کو اس بارہ میں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔ نہایت ادب کے ساتھ بطور یاددہانی میں چند امور احباب کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات جمعہ اور خطابات میں قیامِ نماز، دعاؤں اور عبادتوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے اور متعدد تربیتی امور کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ یہ سب باتیں ہماری روحانی بقاء اور ترقی کے لئے اساسی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہر سچے مخلص احمدی کا فرض ہے کہ دیکھے اور سچے دل سے اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ دیانت داری سے اِن میدانوں میں سرگرمِ عمل ہے یا نہیں۔ خلافت کی محبت کوئی رسمی بات نہیں۔ یہ جذبہ سچا ہے تو اس کا ثبوت نظر آنا چاہیے اور ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نیک تبدیلی پیدا کرنا ہی اس کا حقیقی ثبوت ہے۔

پھر حضور نے بار بار تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے مبارک لبوں سے نکلی ہوئی ہر آواز پر لبیک کہے اور عملاً وہ بات کر کے دکھا دے۔ آج تبلیغ کے بہت وسیع میدان احمدی داعیان الی اللہ کے منتظر ہیں کہ وہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور ظلمتوں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر لے آئیں۔ آج اربوں دل ایسے ہیں جو محمد مصطفےٰ ﷺ کے نور سے ناآشنا ہیں۔ ان دلوں کو اسلام کے محبت بھرے پیغام سے جیتنا ہمارا کام ہے اور یہی وہ فرض ہے جس کی طرف حضور انور ہمیں بلا رہے ہیں۔ اسلام اور رسولِ پاک ﷺ کی ذاتِ اقدس کے خلاف کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات دینا بھی ایک عظیم ذمہ داری ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔

پھر ہمارے پیارے آقا نے مساجد کی تعمیر اور خدمتِ انسانیت کے بہت سے منصوبوں کے لئے مالی قربانیوں کی طرف بھی جماعت کو بلایا ہے۔ طاہر فاؤنڈیشن۔ سپین کی مسجد۔ مریم شادی فنڈ۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ۔ ابھی کل ہی حضور انور نے برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی نئی جلسہ گاہ کے بارہ میں بھی تحریک فرمائی ہے۔ یہ سب نیکی کی راہیں ہیں جو مخیر احباب کی راہ دیکھ رہی ہیں۔

تین سال بعد انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جائے گی۔ اس حوالہ سے حضور انور نے ساری جماعت کو نفلی روزوں، نوافل اور دعاؤں کی ایک جامع تحریک فرمائی ہے۔ ہر فرد جماعت اس تحریک کا مخاطب ہے اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس روحانی پروگرام میں بھرپور حصہ لے۔

نیکی کا ایک اور میدان جس کی طرف ہمارے پیارے آقا نے ہمیں بلایا ہے وہ نظام وصیت میں شمولیت ہے۔ ٹھیک ایک سال قبل ہم سب نے اسی جلسہ سالانہ کے سٹیج سے ایک آواز سنی تھی۔ آج اس کو ۳۶۵ دن گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 ہزار سے زائد مخلصین نے آقا کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی سعادت پائی۔ بہت ایسے ہیں جو ابھی تک یہ سعادت حاصل نہیں کر سکے۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ اس تحریک کو معمولی خیال نہ کریں۔ یہ سچے اور مخلص احمدی میں فرق ظاہر کرنے والی تحریک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خدا کا یہ ارادہ ہے کہ ’’اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے‘‘۔ پھر یہ بھی تو دیکھو کہ یہ ہمارے آقا کے دل کی تمنا اور خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:

’’میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں، اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں‘‘۔

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ یکم اگسنت ۲۰۰۴)

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ آج سے ٹھیک دس روز قبل حضور انور نے ایک بار پھر اپنے ایک خصوصی پیغام میں اس کا تاکیدی ذکر فرمایا ہے۔ جو دوست ابھی تک اس نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکے وہ اس ارشاد کو خوب کان کھول کر سن لیں اور عمل کی سعادت پائیں۔ آپ نے فرمایا:

’’میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ان ارشادات کی روشنی میں، آپ کی خواہشات کے تابع، آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قدم آگے بڑھائیں اور اس کی جنتوں کے وارث بنیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۹ جولائی ۲۰۰۵)

ایک اور ذمہ داری۔ اولاد کو تلقین

مومنین کی ایک اور ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف خود نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کی خاطر خدمت کے ہر میدان میں کوشاں رہیں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہی روح اور جذبہ پیدا کریں۔ آج کے بچے اور نوجوان کل کو جماعت کے علمبردار اور نمائندہ بننے والے ہیں۔ ان کے دلوں میں نظام خلافت کی محبت پیدا کر کے ان کو اس بابرکت نظام سے وابستہ کرنا والدین کی ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت سے ایک عہد لیا تھا جو آج بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ عہد کے الفاظ یہ تھے:

’’ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (ادارہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما"۔

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۲۰)

عہدیداران کی ذمہ داری

جماعتی عہدیداران کے کندھوں پر عام افراد جماعت کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خصوصیت سے عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے اپنے ایک تازہ ترین خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظامِ خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں...... اس لئے عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے.... یہ جو خدمت کے مواقع دیئے گئے ہیں یہ حکم چلانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۵ جولائی ۲۰۰۵)

نظامِ جماعت کی اطاعت

پھر اسی خطبہ جمعہ میں حضور انوار نے احباب جماعت کو بھی خلافت سے وفا کے حوالہ سے اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا:

"یاد رکھیں...... اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خداتعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظامِ جماعت جو نظامِ خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں"۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۵ جولائی ۲۰۰۵)

اس ارشاد سے یہ امر پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت سے محبت کا تقاضا صرف خلیفہ وقت کی اطاعت ہی نہیں بلکہ نظام خلافت کی طرف سے قائم کردہ نظام جماعت اور اس کے ایک ایک عہدیدار کی اطاعت اور اس سے تعاون کرنا بھی لازم ہے۔ اگر کوئی شخص جماعتی نظام کی اطاعت نہیں کرتا اور منہ سے خلافت سے محبت اور وفا کے دعوے کرتا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں ہرگز سچا نہیں۔ حضور انور کا مذکورہ بالا ارشاد ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی وحدت کو توڑنے کی بات کرے تو اس کو سختی سے رد کرنا بھی مومنوں کی ذمہ داری ہے۔ ایک حدیث میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص تمہاری وحدت کو توڑنا چاہے تاکہ تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اس سے قطع تعلق کرلو اور اس کی بات نہ مانو"۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب حکم من فرق حدیث 3443)

خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی کی اہمیت اور فرضیت کے ذکر میں رسول مقبول ﷺ کی ایک تاکیدی حدیث بھی ہمیشہ مدنظر رہنی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے"۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث 22333)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت ہی درحقیقت دنیا میں سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے۔ جان اور مال سے بڑھ کر قیمتی دولت ہے۔ پس جب یہ دولت کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو تو اس سے چمٹ جانا اور اور ہر حالت میں چمٹے رہنا ہی زندگی اور بقا کی ضمانت ہے۔

دلی وابستگی اور اطاعت

خلافت کے تعلق میں مومنوں کی سب سے اہم اور بنیادی ذمہ داری نظام خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفہ وقت کی غیر مشروط مکمل اطاعت ہے۔ جب یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ دنیا میں خدا کا نمائندہ اور سب سے محبوب شخص ہوتا ہے تو پھر ان باتوں کا لازمی تقاضا ہے کہ ایسے بابرکت وجود سے دل و جان سے محبت کی جائے اور اپنے آپ کو کلیۃً اس کی راہ میں فدا کر دیا جائے۔ یہ مضمون سورہ نور کی آیت استخلاف کے مطالعہ سے خوب روشن ہو جاتا ہے۔ خلافت کے مضمون سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور خلافت کے ذکر کے معاً بعد پھر اطاعتِ رسول کا ذکر موجود ہے۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ اس میں یہ عظیم نکتہ مخفی ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے۔ اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اسی وفا اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔

ہر احمدی کو یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو درختِ وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو میرے ساتھ اور میرے بعد میرے خلفاء کے ساتھ اگر تم نے تعلق پختہ رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تو تب ہی تم سرسبز اور شاداب رہ سکو گے وگرنہ جو تعلق منقطع کرے گا وہ درخت کے زرد پتوں کا انجام دیکھ لے اور عبرت پکڑے۔

وابستگی اور اطاعت کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پرشوکت الفاظ سنئے۔ آپ نے فرمایا:

"میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حَبْلُ اللهِ کے ساتھ ہو...... چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے"۔ (خطبات نور صفحہ ۱۳۱)

اختتامیہ

میرے بھائیو اور بہنو! میرے عزیزو اور بزرگو! آیئے ذرا دیکھیں کہ ہمارے اسلاف نے اطاعت وفدائیت کے کیسے اعلیٰ نمونے قائم فرمائے اور ساتھ کے ساتھ اپنا بھی جائزہ لیتے جائیں کہ وہ کس مقام پر تھے اور ہم کس جگہ پر ہیں۔ آیئے ذرا دیکھیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے صحابہ کرام نے کس طرح پروانہ صفت، شمع رسالت کا طواف کیا۔ اطاعت اور فدائیت میں وہ نمونے دکھائے کہ جیتے جی اللہ تعالیٰ سے یہ پروانۂ خوشنودی حاصل کرلیا کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ خدا ان سے راضی اور وہ اپنے مولیٰ سے خوش۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی اور دشمن اُس وقت تک آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے نہ آئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ وفا کے پتلوں نے واقعی ایسا کر دکھایا۔ ایک صحابی اس جانفشانی سے لڑے کہ جسم کے ستر ٹکڑے ہو گئے اور انگلی کے ایک پورے کو دیکھ کر اس شہید کی بہن نے اپنے بھائی کو پہچانا۔

ایک موقع پر رسول پاک ﷺ نے مسجد میں کھڑے صحابہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ گلی میں آتے ہوئے عبداللہ بن رواحہؓ وہیں بیٹھ گئے کہ یہ حکمِ رسول کان میں پڑ گیا ہے ایسا نہ ہو کہ اِس کی تعمیل میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر ہو جائے اور کون جانتا ہے کہ اگلے لمحے کیا ہو جائے۔ حرمتِ شراب سے قبل ایک جگہ شراب کا دور زوروں پر تھا منادی کی آواز آئی کہ خدا کے رسول نے شراب کے حرام ہونے کا اعلان کیا ہے۔ جذبہ اطاعت ذہنوں میں اسقدر راسخ ہو چکا تھا کہ شراب کے نشہ کے باوجود ایک صحابی اٹھے اور لاٹھی سے شراب کا مٹکا چکنا چور کر دیا کہ بس حکم آ گیا ہے اب تاخیر کیسی؟

پھر دیکھو کہ رسول ہاشمی ﷺ کے غلام کے غلاموں کا کیا حال تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانثار صحابہ نے بھی اطاعت کا عَلم بڑے عاشقانہ انداز میں سربلند رکھا۔ آواز سن کر بیٹھ جانے کا واقعہ یہاں بھی ہوا۔ مسیح پاک علیہ السلام نے مسجد میں کھڑے لوگوں سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ اور میاں کریم بخش جو ابھی مسجد کے ساتھ والی گلی میں تھے آواز سنتے ہی وہیں بیٹھ گئے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو یہی کہا کہ جب مسیح کا فرمان کان میں پڑ گیا تو پھر میرا کام یہی تھا کہ اُسی وقت اطاعت کرتا۔

اطاعت کے میدان میں حضرت مولانا نور الدین کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آقا نے دہلی سے پیغام بھجوایا کہ فوراً آجائیں پروانۂ مہدی اسی لمحہ کام چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔ جوتی بھی چلتے چلتے درست کی۔ خالی ہاتھ نکل پڑے کہ فوراً کا مطلب ہے فوراً اور سیدھے دہلی پہنچ کر حضور کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ بھیرہ سے قادیان آئے اور جب مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ اب آپ بھیرہ کا خیال بھی دل سے نکال دیں تو وفا اور اطاعت کے پتلے نے پھر عمر بھر وطن کا سوچا بھی نہیں۔ اطاعت ہو تو ایسی۔ یہی وہ خوش نصیب وجود ہے جس کے بارہ میں مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نور الدین تو میری اِس طرح اطاعت کرتا ہے جس طرح نبض دل کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی مثال بھی کیا عجیب مثال ہے۔ ابتدائی زمانہ میں اس درویش بزرگ کے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا ہوا کرتا تھا۔ جمعرات کی رات کو دھو لیتے اور جمعہ کی صبح پہن لیتے۔ ایک بار ایسے ہوا کہ سردیوں کی شدید سرد رات میں کپڑے دھو کر لٹکائے ہوئے تھے کہ مسیح پاک علیہ السلام کی طرف سے پیغام آیا کہ کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور جانا ہے ساتھ جانے کے لئے ابھی آجائیں۔ فدائی روشن علی اٹھا ہو ہی گیلے کپڑے پہن لئے اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف لپیٹ کر ساتھ ہو لیا!

حضرات! اطاعت کی اس جیسی ایمان افروز مثالوں سے اسلام واحمدیت کے ہر دو ادوار اس طرح بھرے پڑے ہیں جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوتا ہے لیکن یاد رہے کہ یہ باتیں صرف سننے سنانے کے لیے نہیں بلکہ یہ وہ معیار ہیں جو ہمیں دعوتِ عمل دیتے ہیں کہ ہم بھی ان سب دعووں کو سچ کر دکھائیں جو ہم ہر بار تجدید بیعت کے وقت کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک، ہر بار یہ کہتا ہے اور سینکڑوں بار کہتا آیا ہے کہ اے میرے آقا! میں آپ کے ہر حکم پر، آپ کے ہر اشارہ پر، آپ کی ہر خواہش پر سو جان سے قربان۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ادوا زکوتکم

(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

آپ مجھے جو بھی ارشاد فرمائیں گے، جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھوں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور اپنے عہد بیعت کی ایک ایک بات کو عمل کی دنیا میں سچ کر دکھاؤں گا۔

پس اے احمدیت کے جانثارو! اے خلافتِ احمدیہ کے پروانو! آج وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے سارے عہد و پیمان واقعی سچ کر دکھائیں۔ ہمارے اسلاف نے جو نمونے دکھائے ان کو پھر تازہ کریں کہ ہم بھی تو اطاعت اور وفا کے دعووں میں اُن سے پیچھے نہیں۔ دیکھو ہمارا محبوب آقا، مسیح محمدی کا خلیفہ، اس دور میں اسلام کا سالارِ اعظم، جس کے دستِ مبارک پر ہم نے سب کچھ قربان کرنے کا عہد کیا ہوا ہے وہ کتنے درد سے اور کتنے پیار سے ہمیں دعوتِ عمل دے رہا ہے۔ آؤ، خلافت سے وفا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آؤ! اور آج اس مجلس سے یہ سچا عہد کر کے اٹھو کہ ہم خلافتِ احمدیہ کی حفاظت اور استحکام کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے، خلیفۂ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر سچے دل سے لبیک کہیں گے۔ ہمیشہ گوش بر آواز آقا رہیں گے اور اے ہمارے محبوب آقا! تو نیکی کی جس راہ کی طرف بھی ہمیں بلائے گا ہم دیوانہ وار تیرے اشاروں پر اپنی جان، مال، وقت اور عزت، ہر چیز قربان کر دیں گے۔ ہماری زندگی اور ہماری موت تیرے قدموں میں ہوگی اور ہم میں سے ایک ایک فرد خدا کو گواہ بنا کر آج اس عہد کو پھر سے تازہ کرتا ہے کہ ہم تیرے مبارک الفاظ کو اپنے سینوں میں جگہ دیں گے۔ اُن کو عمل کے سانچوں میں ڈھالیں گے اور تیری ہر ہدایت پر اس طرح والہانہ لبیک کہیں گے کہ اطاعت کے پیکر فرشتے بھی اس کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں۔ اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اِس وعدہ کو پورا کر سکیں اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اِس عہد کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

❀❀❀❀❀

انعامی مقالہ نویسی

زیرانتظام نظارت نشر واشاعت قادیان

نظارت نشر واشاعت خلافت جوبلی کی مناسبت سے ایک انعامی مقالہ بعنوان ''مذاہب عالم میں خلافت کا نظام اور خلافت احمدیہ کا قیام'' کا مقابلہ کروا رہی ہے۔ یہ مقالہ کم از کم 300 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہئے جن کی شرائط درج ذیل ہوں گی۔

☆......مقالہ صفحہ کے ایک طرف صاف اور خوشخط لکھا ہو۔

☆......تمام تر حوالے مکمل اور صاف صاف دیئے جائیں۔

☆......مقالہ 30 اپریل 2007 سے قبل نظارت نشر واشاعت میں آجانا چاہئے۔ دیر سے آنے والے مقالے مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

☆......مقالوں کے جملہ حقوق نظارت نشر واشاعت کے ہوں گے

☆......اوّل آنے والا مقالہ دفتر نشر واشاعت کی طرف سے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر شائع کیا جائے گا۔

اوّل آنے والے مقالہ نویس کو مبلغ سات ہزار روپے کا انعام اور دوم آنے والے کو چار ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

جلسہ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

23 مارچ کے روز بھارت کی اکثر جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر شاندار رنگ میں جلسوں کا انعقاد کیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلو اور آپ کے کارہائے نمایاں پر تقاریر کیں اور شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت ادارہ کو موصول ہوئی ہیں تنگی صفحات کی وجہ سے ان جماعتوں کے صرف نام شائع کئے جارہے ہیں۔

جماعت احمدیہ اراڈاپلی۔ امروہہ۔ بھدرواہ۔ اندورہ۔ بلاری۔ بھوکیل۔ بھاگلپور۔ بھونیشور۔ برہ پورہ۔ بیگووال (پنجاب) بنگلور۔ پنڈری پانی، پونٹ پردا۔ تھراج۔ جمشید پور۔ چنداپور، کاماریڈی۔ چنتہ کنٹہ۔ چتورہ، چک ایمرچھ، خانپور، چندثورہ۔ حیدرآباد خانپور ملکی۔ دوپورہ۔ رشی نگر (اطفال) ساونتواڑی۔ سری نگر۔ سیتاپور (سرکل یوپی) سورو۔ قاری پاڑا، ضلع کوچھ بہار۔ شولاپور، کرڈاپلی، قادیان۔ کیرنگ۔ کریم پور، کیتھری۔ کمہری۔ کگال سرکل ہوشیارپور۔ گلبرگہ۔ گھنٹہ سالہ۔ گینٹوک۔ مالیرکوٹلہ۔ مسکرا۔ مڈھا۔ مانگرول۔ مرکرہ۔ ممبئی۔ وایس ایم پی۔ وڈمان۔ یادگیر۔ یاری پورہ۔

انصار اللہ:: بھدرواہ۔ یاری پورہ۔ خدام الاحمدیہ یاری پورہ۔

لجنہ اماء اللہ :: اراڈاپلی، ملم پلی۔ الپی پوزہ۔ برہ پورہ۔ بنگلور۔ بنارس۔ بلاری۔ بھونیشور۔ پنکال۔ پلی پورم۔ پالگھاٹ۔ تیماپور۔ بھدرواہ۔ جڑچرلہ۔ جمشید پور، چارکوٹ، چنتہ کنٹہ۔ حیدرآباد، چک ڈیسنڈ، چندہ پور۔ دہلی۔ رشی نگر، ساگر۔ ساونت واڑی۔ سورب۔ سکندرآباد۔ سرلونیاں گاؤں۔ شاہجہانپور۔ شموگہ۔ شاہ پور، خوردہ، شاہ آباد۔ ظہیرآباد۔ عثمان پور (دہلی) قادیان، کرڈاپلی۔ کوبمی۔ کانپور، کلکتہ۔ کوارتھی۔ کوچین کالیکٹ۔ کٹک۔

کیرنگ۔ کنورٹی۔ گھنٹہ سالہ گوہالپور۔ مونگھیر۔ محی الدین پور۔ ناصرآباد۔ دائیمبلم۔ وڈمان، یادگیر

ناصرات الاحمدیہ:: سکندرآباد۔ شموگہ۔ کیرنگ۔

افتتاح آبدار خانہ شہر کاماریڈی ضلع نظام آباد اے پی

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی کاماریڈی چندہ پور سرکل نظام آباد آندھرا پردیش کی طرف سے شاہ راہ نمبر ۷ پر جدید بس اسٹینڈ کے روبرو'' آبدار خانہ'' لگانے کی توفیق ملی ہے۔

31.3.06 بروز جمعۃ المبارک صبح سے ہی خدام کو ساتھ لیکر آبدار خانہ کی تیاری کی گئی ایک خیمہ بنایا گیا اور پانی کیلئے ہاؤزوں کا انتظام کیا گیا تھا بلدیہ کے چیئرمین مکرم کیلاس سری نیواس راؤ کو مدعو کیا گیا تھا موصوف نے وعدہ کے مطابق شام ٹھیک 5.30 بجے معززین کے ساتھ آئے اُس سے قبل ہی مقامی جماعت اور قریب کی جماعت کے افراد نے پانی کا بھی انتظام کر لیا تھا۔

پہلے آئے ہوئے معززین کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور بعد دُعا مکرم چیئرمین صاحب کی گلپوشی کی گئی بعدہ موصوف نے ربن کاٹ کر آبدار خانہ کا افتتاح کیا خود بھی پانی پیا اور چند لوگوں کو اپنے ہاتھ سے پانی پلایا خاکسار نے جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جماعت کو عرصہ چار سال سے عوام کی خدمت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرم چیئرمین صاحب بلدیہ کاماریڈی نے متعلقہ انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ احمدیہ جماعت کے آبدار خانہ کو ہر روز پانی جتنا ضرورت ہو اتنا دیا جائے۔ چیئرمین بلدیہ کاماریڈی نے فرمایا کہ اس گرمی کے موسم میں آبدار خانہ لگوا کر بہت سے پیاسوں کو پانی پلانے کا پروگرام آپ نے بنایا ہے یہ کام دوسروں کیلئے بھی مشعل راہ بنے۔ آبدار خانہ کے افتتاح کی خبر مقامی مشہور چار اخبارات Andhra Joathy، Enadu۔Vartha اور آندھرا بھومی تیلگو میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے صدر مکرم غلام محمد صاحب اور نائب صدر مکرم محمد معین الدین صاحب اور کاماریڈی کے چند خدام نے کافی تعاون کیا اللہ انہیں جزائے خیر دے۔ یہ آبدار خانہ دو ماہ کیلئے لگایا گیا ہے۔ اس سال روزانہ جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کا بھی پروگرام جاری کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے والوں کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔

(محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

آکاشوانی بھاگلپور سے احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ 28.3.06 بروز منگل صبح 9.05 بجے آکاشوانی بھاگلپور سے پروگرام ''بزم اردو'' میں خاکسار کی تقریر بعنوان ''اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں'' دس منٹ نشر کی گئی الحمدللہ۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سرکل انچارج بھاگلپور)

کنورٹی کیرلہ میں سیرۃ النبیؐ کا خصوصی جلسہ

جماعت احمدیہ کنورٹی نے ایک خصوصی نوٹ چھاپ کر تمام دوکانوں میں اور لوگوں میں تقسیم کیا اور جلسہ کے پروگرام میں آنے کیلئے دعوت دی جو کہ شام پانچ بجے بروز ہفتہ کو پروفیسر محمد صاحب کی صدارت میں مولوی این شفیق احمد کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جس میں ہمارے دو مولوی صاحبان مولوی ناصر احمد صاحب اور مولوی اسماعیل صاحب الپی نے تقریر کی۔ مولوی ناصر احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع سے شفقت اور بھلائی کے عنوان پر تقریر کی۔ اور مولوی اسماعیل صاحب نے اس امر پر کہ آج مسلمانوں کے وہ تمام مسائل جو اُمت کو درپیش ہیں ان کا حل وقت کے امام کو قبول کرتے ہوئے ایک ہاتھ پر جمع ہونے میں ہی ہے مولوی صاحب نے بہت ہی خوبصورت پیرائے میں تقریر کی۔ ان تقاریر کو سننے کیلئے کافی تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب شامل ہوئے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی مساعی کو قبول فرمائے۔

(کے سی سیال۔ صدر جماعت کنورٹی کیرالہ)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

خلافت کی ضرورت، اہمیت اور اس کی برکات

مولانا عبدالوہاب آدم۔ امیر و مشنری انچارج گھانا

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون۔ (سورۃ نور:56)

صدر محترم و معزز حاضرین! میری تقریر کا عنوان ہے ”خلافت کی ضرورت، اہمیت اور اس کی برکات“ یہ آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ مومنوں سے خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

”اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے۔ وہ ان کیلئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے“۔

حضرات! خلافت کے معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں۔ قرآنی اصطلاح میں خلیفہ کا ایک معنی نبی کا ہے جو دراصل اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے اس کا دوسرا معنی نبی کا قائم مقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے خلافت نور نبوت کا تسلسل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا:

”ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ“

(کنز العمال حدیث نمبر 32246)

کہ ہر نبی کے بعد لازماً خلافت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

”سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے“

(شہادت القرآن صفحہ 57، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد ”قدرت ثانیہ“ کے نام سے خلافت کی خوش خبری سنائی تھی۔ فرمایا:

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے...... چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں، میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں (رسالہ الوصیت صفحہ 7,8,9)

حضرات! آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اس آیت کی ترکیب میں کئی تاکیدی حروف اور الفاظ استعمال کرکے اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خلیفہ کا بنانا کسی انسان یا حکومت کا کام نہیں ہے بلکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے علماء اور بادشاہوں کی متعدد کوششوں اور بے حد زور لگانے کے باوجود ان سے خلیفہ نہ بن سکا۔ حضرات! جب اللہ تعالیٰ نے حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین کو خلیفہ بنایا تو آپ نے نظام خلافت کو مضبوطی سے قائم فرمایا اور پرشوکت الفاظ میں فرمایا:۔

”مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑنے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین سکے“

(اخبار بدر 4 جولائی 1912ء)

پھر فرمایا:

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنھما کو خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے“ (اخبار بدر 12 جنوری 1912ء)

حضرات! خلیفہ کا وجود غیر معمولی خوبیوں کا مالک ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خلیفہ ”جماعت کے بزرگ ہوتے ہیں اور نفس پاک بھی رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ ان کا چنتا ہے“۔

حضرت ابوبکرؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے:

آپ اپنے ایمان پر مضبوط ایسے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ سے کوئی دلیل نہیں مانگی۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ قرآن مجید کا گہرا فہم رکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات پر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی مارے غم کے اس قدر نڈھال تھے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی وفات کا ذکر کرنے پر قتل کی دھمکی دیتے تھے۔

اس وقت ہاں اس نازک وقت جبکہ ساری امت محمدیہ کو ایک خطرناک ابتلاء درپیش تھا، اس وقت حضرت ابوبکرؓ اٹھے اور ایک آیت قرآنی ”وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل“ یعنی محمد ایک رسول ہیں ان سے پہلے کے سارے رسول گذر گئے ہیں۔ اس سے آنحضرتؐ کی وفات ثابت فرمائی۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا تھا جیسا کہ یہ قرآنی آیت پہلی دفعہ آسمان سے نازل ہو رہی ہے۔

پھر کون نہیں جانتا کہ حضرت ابوبکرؓ ہی تھے جو قربانیوں میں سب سے آگے تھے۔ آنحضرتؐ نے ایک بار مالی تحریک پیش فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے۔

پھر حضرت ابوبکرؓ ہی تھے جو سب سے بڑھ کر اطاعت رسول میں سرشار نظر آتے ہیں۔ خلافت کے منصب پر آتے ہی ہر قسم کے مخالفانہ حالات کے باوجود جب ہر ایک کہتا تھا کہ مدینہ سے ہرگز لشکر باہر نہ بھجوائیں کیونکہ خطرہ تو یہاں ہے نہ کسی اور جگہ تو فرمایا:

”ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال کیا ہے کہ اُس لشکر کی روانگی میں تاخیر کردے جسے آنحضرتؐ نے روانہ ہونے کا حکم دیا ہے“؟

پھر دیکھو کہ آنحضرتؐ کے مکہ سے مدینہ کے بابرکت سفر میں حضرت ابوبکرؓ ہی تھے جن کو آنحضرتؐ کی معیت کی سعادت ملی۔

صاحب صدر اور معزز سامعین! یہ اتفاقی بات نہیں کیونکہ یہی حال حضرت الحاج مولانا نور الدین صاحب کا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ بنے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بلانے پر وہ سب کچھ چھوڑ کر کامل اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چل پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے حق میں یہ تعریفی کلمات کہے:

چہ خوش بودے گر ہر یک زامت نور دین بودے
ہمیں بودے گر ہر دل پراز نور یقین بودے

کیا ہی اچھا ہوتا اگر جماعت کا ہر فرد نور الدین ہوتا
ایسا ہی ہوتا اگر ہر دل یقین کے نور سے پر ہوتا

حضرات! اس مضمون کے سمجھنے کیلئے یہ بات بہت ضروری ہے۔ چنانچہ ہمارے لاہوری بھائیوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدینؓ تقویٰ، علم، قربانی اور اطاعت رسول میں جماعت کے ہر فرد سے بڑھ کر تھے۔

حضرات! ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ اپنے زمانہ میں اطاعت رسول، فہم قرآن، ایمان اور قربانیوں میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

فہم قرآن کے سلسلہ میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ ضرورت پر اللہ تعالیٰ خود اپنے پیارے خلیفہ کو قرآن مجید سکھاتا ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ سکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا تھا۔ چنانچہ آج بھی حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر موجود ہیں، جو چاہے پڑھ کر خود فیصلہ کرلے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کو خود قرآن مجید سکھاتا ہے۔

حضرات! خلافت آج کی اہم ضرورت ہے اس سے انکار ہرگز ممکن نہیں۔ آپ نے خلافت کانفرنس کے انعقاد کے بارہ میں ضرور متعدد بار سنا ہوگا۔ کبھی لاہور میں کبھی لندن میں اور کبھی کسی اور جگہ پر خلافت کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان کوششوں کے نتیجہ میں کوئی خلیفہ بنا“۔

خواہ یہ کوششیں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں ان سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو کس شدت سے خلیفہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

افریقہ کا ایک ضرب المثل ہے کہ ایک انسان بغیر ہاتھ پاؤں اور دیگر انسانی اعضاء کے زندہ رہ سکتا ہے لیکن کیا کسی نے یہ دیکھا ہے کہ ایک انسان بغیر سر کے زندہ رہا ہو“؟ پس عالم اسلام بغیر امام کے کیسے زندہ رہ سکتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس آخری زمانہ میں امام کے ساتھ وابستہ رہنے پر جتنا زور دیا اس حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ فرمایا:

”اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کردیا جائے۔ اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22333)

حضرات! آج نبی کریم ﷺ کے اس واضح ارشاد کے برخلاف عالم اسلام احمدیہ جماعت کے علاوہ ”سر“ کے بغیر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالم اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے۔ اس ضرورت کے اظہار کیلئے مکہ سے نکلنے والے ایک رسالہ نے اداریہ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا نام Muslim World Leaque ہے لکھا کہ

How can Muslims who are divided into numerous sects. races, cultures, language, habits, interests and alignments be brought into one unit under the leadership of Khalifatul Muslimeen. This is an important question of the time and we submit this prime question to the

leaders of the Ummah. (Muslim World League, 1975 اشاعت جنوری 1975)

کہ اس زمانہ میں مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان، جن کی تہذیب و تمدن مختلف، زبانیں مختلف، جن کی عادات جداجدا اور الگ الگ رجحانات اور دلچسپیوں کے مالک ہیں۔ اس صورت میں کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کو ایک خلیفۃ المسلمین کی قیادت میں وحدت کی لڑی میں پرو دیا جائے"؟ رسالہ کے مدیر لکھتے ہیں " آج کے دور کا یہ ایک اہم سوال ہے۔ ہم یہ سوال ساری امت کے راہنماؤں اور دانشوروں کے سامنے رکھتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں"۔

حضرات! اس حوالہ سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ عالم اسلام کو خلیفۃ المسلمین کی ضرورت و اہمیت تو شدت سے محسوس ہوتی ہے لیکن افسوس کہ عالم اسلام پر اس قدر بے بسی اور مایوسی چھائی ہوئی ہے کہ وہ اس زمانہ میں خلیفہ کا ہونا ناممکن قرار دیتے ہیں۔

اہل مکہ کی طرف سے اٹھنے والے سوال کا جواب تو اللہ نے چودہ سو سال پہلے آیت استخلاف میں واضح طور پر تاکید در تاکید کے ساتھ دے دیا تھا کہ ایسے ایمان لانے والے جو عمل صالح بھی بجالاتے ہیں کے ساتھ خدا کا پکا وعدہ ہے کہ وہ خود ایسی قیادت فراہم کرے گا۔ جو اُمت مسلمہ میں وحدت پیدا کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ؐ نے بھی " خلافت علیٰ منہاج النبوۃ" کی خوش خبری دی تھی۔

دراصل خلافت کی بنیادی شرط ایمان اور عمل صالح ہے۔ بدقسمتی سے اس زمانہ کے مسلمانوں میں نہ ایمان رہا اور نہ ہی عمل صالح۔ پھر خلافت ان میں کس طرح قائم ہو۔

صاحب صدر معزز سامعین! چند ہی سال کی بات ہے کہ مراکش کے بادشاہ King Hassan نے یہ دردناک کلمات کہے:

" ایک وہ زمانہ تھا کہ سارا یورپ مسلمانوں کے صرف ایک ملک کے نام سے لرزتا تھا۔ آج ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کے بالمقابل سارے عرب ممالک دم نہیں مار سکتے۔ اس بات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں رہے۔

ہم میں خلافت کا قیام اس امر کا بین ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ ہی واحد اسلامی جماعت ہے جو خلافت کے شرائط یعنی ایمان اور عمل صالح کو پورا کرتی ہے۔

سوائے احمدی جو دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں! ہم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خوف کے کئی ادوار آئے۔ وقت کی قلت کے باعث چند واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ تاکہ پوری دنیا اس بات کی گواہی دے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت سے جو وعدے کئے تھے کہ خوف کے مواقع کو امن میں تبدیل کر دے گا پورے کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت کو کتنے خوف کی حالت کا سامنا ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کس شان سے ہم میں خلافت کا نظام جاری فرما کر جماعت کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیا۔ درحقیقت ہر خلیفہ کی وفات پر جماعت نے خوف کی حالت دیکھی ہے اور ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر اپنی قدرت دکھائی ہے۔

یہ تو ہمارے اپنے سامنے کی بات ہے کہ جماعت کے مخالفین جب خوشیاں منا رہے تھے کہ حضرت خلیفہ رابعؒ کی وفات پر جماعت منتشر ہو جائے گی اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب تو MTA بھی ہے۔ اس پر دیکھ لینا کہ جماعت میں کس سرعت سے تفرقہ پھوٹ پڑتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی آنکھوں سے کیا نظارہ دیکھا؟

دنیا جہاں کے احمدی مسلمان ہر قوم سے ہزاروں کی تعداد میں اُس رات مسجد فضل لندن میں اور اس کے اردگرد جمع تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد جب مسجد میں موجود احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا " بیٹھ جائیں" تو اُس وقت یہ سارے کے سارے احمدی کیا وہ احمدی جو مسجد کے اندر تھے اور کیا وہ احمدی جو مسجد کے باہر تھے کیا وہ احمدی جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے، یا امریکہ سے آئے ہوئے تھے یا آسٹریلیا سے آئے ہوئے تھے یا ایشیاء سے آئے ہوئے تھے یا افریقہ سے آئے ہوئے تھے، وہ سب کے سب مجسم اطاعت بنکر بیک وقت بیٹھ گئے۔ تب جماعت کے مخالفین کی خوشی غم میں بدل گئی اور انہوں نے گواہی دے دی کہ یہ جماعت منتشر ہونے والی جماعت نہیں ہے۔ یہ جماعت مٹنے والی جماعت نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی واحد جماعت ہے جو خود زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ کرنے والی ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ 1947ء میں بڑے خوف و ہراس کے حالات تھے۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا جو ہر طرف آیا ہوا تھا، اُس وقت احمدی مسلمانوں پر ظلم کی کیا شکل تھی، اس کا نقشہ لندن کے اخبارات The Times اور The Telegraph نے یوں کھینچا:

Mobs sworn to obliterate all vestiges of the Ahmadiyya Movement roamed the streets slaugherting Ahmadi men, women and children, burning their houses, destroying their mosques and tearing down and trampling upon the Holy Quran. By the time, the mob fury abated, 30 mosques were burnt, scores of libraries were destoryed 500 houses were looted and set on fire, 600 shops were ransacked. Thousands fled their homes for refuge and the number of dead ran into dozens. This is corroboarated by reports published in the Telegraph London (31-05-1947) The Times, London (09-06-1947) and Minarat, Calicut (June- Sep 1947) The Muslim Herald, London (15 April 1976)

ترجمہ: " بہت بڑا ہجوم جس نے تحریک احمدیت کا نام ونشان مٹانے کی قسم کھا رکھی تھی۔ احمدی مرد و خواتین کو ذبح کرتے ہوئے ان کے گھروں کو جلا کر راکھ بناتے ہوئے ان کی مساجد مسمار کرتے ہوئے اور قرآن مجید کے اوراق پھاڑ کر انہیں پاؤں تلے روندتے ہوئے، سڑکوں پر ہر طرف گشت کرتا رہا۔ جب اس ہجوم کا غصہ کم ہوا تو اس وقت تک 30 مساجد جل کر راکھ بن چکی تھیں۔ لائبریریوں کے آثار مٹ چکے تھے۔ 500 گھروں کو لوٹ کر نذر آتش کر دیا گیا تھا 600 دکانوں کو لوٹ مار کا نشانہ بنایا جاچکا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں احمدیوں کو اپنی جانیں بچانے کے لئے گھروں سے بھاگنا پڑا۔ ان ہلاک ہونے والوں کی تعداد درجنوں تک پہنچ گئی"

ایک اور رپورٹ میں لکھا:

They were Tossed down from the roofs and their marrows were strawn out. At some places Ahmadi couples were murdered, their intestines squeezed out and thrown before their terrified relatives. At a place calld Mianwali, a woman's eyes were gouged out and then she was killed along with her husband. (The Muslim Herald, London, 16 April 1976)

ترجمہ:۔ احمدیوں کو مکانوں کی چھتوں سے اس طرح نیچے پھینکا گیا کہ ان کے دماغوں سے مغز باہر نکل آیا۔ کچھ مقامات پر میاں بیوی دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ان کی انتڑیوں کو نکال کر ان کے ڈرے ہوئے رشتہ داروں کے سامنے پھینک دیا گیا۔ میانوالی میں ایک عورت کی آنکھیں نکال دی گئیں اور اُسے خاوند کے ہمراہ موت کی ابدی نیند سلا دیا گیا"۔

حضرات! جماعت پر یہ بیحد خوف کی کیفیت تھی۔ احمدیوں کو نابود کرنے کی یہ خوفناک سازش تھی۔ ساری دنیا کے احمدی شاہد ہیں کہ جن بھائیوں کی دکانیں جلا دی گئیں تھی اور گھر مسمار کر دئے گئے تھے۔ جن کی فصلیں تباہ کر دی گئیں تھیں، جب خلیفہ وقت سے ملاقات کر کے باہر نکلتے تو انکے چہروں پر مسکراہٹ ہوتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا خوب فرمایا تھا کہ:۔

" کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو ہماری مسکراہٹیں چھین سکے"

خلیفہ کی راہنمائی اور دعاؤں کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جماعت احمدیہ اُس خوف میں سے، امن کے ساتھ باہر نکلی۔ یہ مخالفین، جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے 181 ممالک میں فتح کے جھنڈے گاڑھ رہی ہے اور حضرات وہ دشمن احمدیت جو جماعت کو نابود کرنے اٹھا تھا وہ ناکام و نامراد رہا۔ اور وہ جو ہماری مسکراہٹیں چھیننے آیا تھا خود اس کی زندگی کا جام چھن گیا اور پھانسی اس کا مقدر بنی۔

صاحب صدر معزز سامعین خلافت رابعہ کے دور میں صدارتی آرڈیننس سے ازحد خوف و ہراس کی کیفیت پیدا ہوئی۔ طرح طرح کی پابندیاں تھیں۔ احمدیوں نے جیلوں میں جانا پسند کیا لیکن کلمہ طیبہ کا دامن نہ چھوڑا۔ احمدی مسلمان ہو کر بھی مسلمان نہیں کہلا سکے۔ جماعت کے بہت سے احباب نے جانی قربانی کی توفیق پائی اور اسیران راہ مولیٰ جیسی اصطلاحوں نے جنم لیا۔

اللہ کی خاطر احمدیوں کی جانی قربانی کی مثال ان 218 سے زائد شہداء احمدیت ہیں جنہوں نے بڑی جوانمردی سے شہادت کو گلے لگایا۔ ایک باپ کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح کیا گیا۔ مخالفوں نے بیٹے کی لاش کی طرف اشارہ کر کے یوں مخاطب کیا۔ اگر تم احمدیت سے باز نہ آئے تو تمہارا بھی یہی حشر کریں گے۔ اس عظیم باپ نے کہا:

یہ تو میرا بیٹا تھا۔ اس کی تربیت میں نے کی تھی۔ کیا تم مجھے ایمان میں اپنے بیٹے سے بھی کمتر سمجھتے ہو۔ جو کرنا ہے کر ڈالو مجھے اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں۔ یوں بیٹا اور پھر باپ دونوں نے احمدیت کی خاطر تڑپ تڑپ کر جان دے دی!

حضرات اس واقعہ سے صحابی رسول حضرت خبیب یاد آتے ہیں جنہوں نے اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہونے سے قبل یہ شعر پڑھا تھا:

لَسْتُ اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی
وَذَالِکَ فِی ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَشَاء
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

یعنی جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں شہید کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کہ جب جان دوں گا تو میرا جسم کس کروٹ گرے گا۔ یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو میرے جسم کے ذرہ ذرہ میں برکات نازل فرمائے گا۔

آرڈیننس کی بات ہو رہی تھی۔ اس زمانہ کے مسلمانوں کے ایمان اور عمل کی حالت کی ایک عجیب و غریب مثال یہی صدارتی آرڈیننس ہے۔ پاکستان کے اُس وقت کے ایڈووکیٹ جنرل نذیر احمد غازی

نے عدالت کو بتایا کہ احمدیوں کو "بسم اللہ" "السلام علیکم" انشاء اللہ وغیرہ کہنے پر اس لئے تین سال قید کی سزا دی گئی ہے کہ یہ الفاظ قرآن مجید میں ہیں اور ان کو یہ الفاظ استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں۔

(جنگ اخبار 17 جولائی 1992ء)

ذرا ان کی عقل کا اندازہ لگائیں۔ قرآن مجید میں لفظ "تجارت" ہے "سور" ہے "بندر" ہے کیا احمدی یہ الفاظ استعمال نہ کریں؟ ایک احمدی طالب علم "قلم" دوات اور کتاب کا نام نہ لے کیونکہ یہ الفاظ قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

اس آرڈیننس کے ذریعہ ضیاء الحق کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پر ہاتھ ڈالنے کا جو خوفناک منصوبہ تھا وہ کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر قسم کی Intelegence آپ کا پیچھا کر رہی تھی مگر خدا نے اپنی قدرت کا عجیب معجزہ دکھایا ساری کی ساری Intelegence کی آنکھوں پر پردہ ڈالا اور حضور ان کی آنکھوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے خیریت سے لندن پہنچے۔ اور جماعت کو جو خوف لاحق تھا وہ امن میں بدل گیا۔

پھر حضرات! اسلم قریشی کے اغوا اور قتل کا سراسر جھوٹا الزام دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنے پیارے خلیفہ کا ساتھ دیا اور اسلم قریشی خود منظر عام پر آگیا۔ اس زمانہ کے علماء اسلام کو اتنی بھی حیا نہ آئی کہ معذرت کا کوئی بیان ہی جاری کرتے اور حضورؒ سے معافی مانگتے۔

اس صدارتی آرڈیننس سے خوف کی جو کیفیت تھی اور جس معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے اس خوف میں سے نکال کر امن سے نوازا۔ اس کا نقشہ اس قرآنی آیت میں خوب کھینچا گیا ہے۔

واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاوٰکم وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبات لعلکم تشکرون۔ (سورہ انفال آیت 67)

ترجمہ "اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے اور ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تا کہ تم شکر گزار بنو۔

حضرات! اس آیت کے مطابق جب خوف کے حالات حد سے بڑھ گئے اور جماعت کو انتہائی کمزور سمجھا گیا تو خدا نے اپنے خلیفہ اور اس کی جماعت کو فاوٰکم کا نظارہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ کی راہنمائی اور دعاؤں سے ہزاروں احمدی خوف کے مقامات سے نکل کر دنیا بھر میں پھیل گئے۔ اور خدائی وعدہ رزقکم من الطیبات کے تحت احمدیوں پر رزق کے وسیع دروازے کھول دیئے گئے۔ آج احمدی ہی ہیں جو دنیا بھر میں حقیقی اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہ دشمن جس نے ہم پر خوف کے حالات پیدا کئے وہ ناکام و نامراد رہا۔ اُسے نہ تو آسمان نے قبول کیا اور نہ زمین نے جگہ دی۔ اپنے پیارے خلیفہ کی خاطر خدا نے اُسے فضاء میں جلا کر راکھ کر دیا۔

حضرات! وہ انسان جس کے پیچھے دشمن لگا ہو وہ تو پریشان ہو جاتا ہے۔ اُسے کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ انہی سوچوں میں گم رہتا ہے۔ اور اس کی قوت عمل مفقود ہو جاتی ہے۔ مگر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ خلفاء احمدیت ان خطرناک مواقع پر بھی جماعت کی قیادت اور راہنمائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

حضرات! احرار نے جماعت احمدیہ کو India سے ختم کرنے کی قسم کھائی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی کہ جماعت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا منصوبہ بنایا۔ گویا آپ نے بزبان حال احرار کو دعوت دی کہ "آؤ ہمارا پیچھا کر کے دکھاؤ" تم ہم کو کہاں کہاں سے مٹاؤ گے؟ ہم تو ہر سمت پھیلنے والے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو آؤ اور ساری دنیا میں ہمارا پیچھا کرو!

صاحب صدر و معزز سامعین! پھر ربوہ کے قیام کا معجزہ دیکھیں خاکسار کو 1956ء میں ربوہ جانے کی سعادت ملی۔ میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا کہ اُس وقت بھی ربوہ ایک بے آب و گیاہ بنجر بیابان جگہ تھی جہاں نہ سبزہ نہ پانی، نہ بجلی نہ ٹیلیفون، آندھی آئے تو ساری فضا کالی سیاہ ہو جاتی تھی۔ اور سر چھپانے کیلئے جگہ نہ ملتی تھی۔ ماضی میں آباد کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت احمدی قادیان سے نکلے تو جماعت کو ایک اور مرکز کی ضرورت پڑی۔ جماعت کو اس غرض کیلئے یہی بنجر زمین ملی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہاں مرکز بنانے کا فیصلہ کیا تو یہی بنجر زمین سرسبز و شاداب شہر بن گیا۔

ربوہ کا قیام اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں ایک ناقابل تردید معجزہ ہے اور ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کے منصوبوں کو کس شان سے کامیاب بناتا ہے!

گھانا کے ایک سفیر General C.C. Bruce ربوہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے شہر دیکھا۔ جب ان کو ربوہ شہر کی تاریخ بتائی گئی تو کہنے لگے کہ اس شہر کا قیام اکیلا ہی ہستی باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت ہے۔ Mr. Acquaron انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے رجسٹرار تھے۔ ایک بار وہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ساتھ ربوہ تشریف لے گئے۔ واپسی پر انہوں نے لندن میں ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ فرمایا: میں دنیا کی ایک بستی دیکھ کر آیا ہوں جہاں ہر ترقی یافتہ شہر کا ایک ایک مفید ادارہ اور ہر جدید ترین سہولت میسر ہے۔ ہسپتال، سکول، کالج Research Centre مسجدیں، دفاتر لائبریری، بجلی ٹیلیفون غرض ہر مفید چیز اور اچھی خوبی موجود ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ دوسرے ترقی یافتہ شہروں میں جو خامیاں ہیں اور برائیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے اس شہر ربوہ میں کوئی بھی برائی نہیں ہے۔

شائد یہ وجہ ہے کہ آج کل کے ملاں صاحبان یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ہم ان ملاؤں کو کہتے ہیں کہ ربوہ کب بند شہر رہا ہے؟ یہ شہر تو پہلے دن سے کھلا ہے کیونکہ یہاں شروع سے ہی دنیا بھر سے غیر ملکی آتے رہے ہیں جہاں سے اسلام کا نور لے کر اپنے اپنے ممالک کو لوٹتے۔ لیکن اگر "کھلا شہر" سے ان ملاؤں کی مراد باقی شہروں کی طرح سنیما اور دیگر بد اخلاقیوں کے اڈے بنانا ہے تو ہم ان ملاؤں کو بتاتے ہیں کہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ربوہ ہی کا واقعہ ہے کہ جب 1953ء میں جماعت کے مخالفین نے ربوہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد مبارک میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو ہماری مدد کیلئے دوڑتا ہوا دیکھتا ہوں۔ اور بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ حضورؓ نے واقعی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اُس خوف کے امن میں تبدیل ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔

حضرات! دیکھیں کہ کس طرح ایک خلیفہ جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر مجلس نصرت جہاں کے عظیم الشان منصوبہ کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جس کے تحت افریقہ میں ہزار ہا طلباء جماعت کے تعلیمی اداروں میں علم حاصل کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں بیمار مریض جماعت کے ہسپتالوں سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

پھر دیکھیں کہ ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر Humanity First جیسے مفید ادارہ کی بنیاد ڈالی۔ جس کے ذریعہ Rwanda اور Bosnia کے مظلوموں اور Tsunami اور زلزلہ کے متاثرین اور دکھی انسانوں کی ہمدردانہ اور مخلصانہ امداد اور خدمت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ کس طرح ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر 700 سال کے طویل عرصہ کے بعد Spain کی سرزمین میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کروائی۔ جس سے ہر روز پانچ دفعہ اللہ اکبر کی آواز بلند کی جاتی ہے۔

پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ کس طرح ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر یورپ کے وسط لندن میں یورپ کی سب سے بڑی اور عالی شان مسجد بیت الفتوح تعمیر کروائی ہے۔ جہاں سے حقیقی اسلام کی تبلیغ کونے کونے میں کی جارہی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ جس انسان کے پیچھے دشمن لگا ہو، کیا اس کی قوت عمل مفقود ہو جاتی ہے یا تیز سے تیز ہو جاتی ہے۔ حضرات! خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خوف اور خطرہ کے ناقابل برداشت حالات میں بھی اسلام اور بنی نوع انسان کو خدمت میں تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

حضرات! خلافت کی راہنمائی اور دعاؤں سے جماعت میں کس قدر نظم و ضبط اور تنظیم ہے۔ ایک غیر احمدی اپنے کسی احمدی دوست کے کہنے پر ربوہ دیکھنے گئے۔ انہوں نے جب اُسے ربوہ کا قبرستان دکھایا تو وہ غیر از جماعت دوست بے ساختہ کہنے لگے کہ جس جماعت کے مردے اتنے منظم ہوں اور نظم و ضبط ہو۔ اس جماعت کے زندوں کا کیا حال ہوگا؟ اور ایسے زندوں کی جماعت کا کیا مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟

صاحب صدر اور معزز سامعین! آج بدقسمتی سے لفظ "مسلمان" کے ساتھ Terrorism کو منسلک کر دیا گیا ہے۔ اسلام کی طرف دہشت گردی منسوب کی جا رہی ہے۔ اس کے برخلاف آپ دنیا کے کسی کونے میں جائیں۔ ہر ملک سے آپ کو یہی آواز آئے گی کہ "احمدیت" کے نام کے ساتھ صرف اور صرف "امن" محبت اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت منسلک ہے۔

اس کی ایک اہم وجہ خلفاء کے دورہ جات ہیں۔ خلیفہ وقت جہاں بھی دورہ فرماتے ہیں وہاں کے دانشور طبقہ اور عوام بھی اس بات کے قائل ہو جاتے ہیں کہ احمدیت امن پسند جماعت ہے۔ اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خطاب سے نوازا۔ خطاب کے معاً بعد Canada کے سفیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ دنیا کے امن کیلئے بہت ہی مفید ہیں"۔

آپ دیکھیں کہ یہی مغربی اقوام جو اسلام پر دہشت گردی اور Terrorism کا الزام لگاتے ہیں، انہیں اقوام کا ایک سفیر خلیفہ کی تقریر سن کر مجبور ہو جاتا ہے اس بات کے اعتراف پر کہ واقعی اسلام امن کا علم بردار ہے۔

افریقہ کے ایک ملک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کوئی پیغام دینا چاہیں تو حضور نے فرمایا:

Love, Love and Love,
Peace Peace and Peace

یعنی محبت، محبت اور محبت، امن امن اور امن

یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ عمل بھی یہی ہے گزشتہ سال لندن میں بم دھماکے ہوئے۔ بظاہر ناممکن تھا کہ اس واقعہ کے معاً بعد ایک اسلامی جماعت کو لندن میں جلسہ کرنے کی اجازت ملے چہ جائیکہ Security Zone میں۔ جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت دیکر اس جماعت کی امن پسندی کو تسلیم کیا گیا۔ انگلستان کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ Hon Tony Coleman نے اس جلسہ پر اپنے تبصرہ میں اس بات کا اعتراف کیا۔ فرمایا "اس جلسہ کے انعقاد سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ ہے کہ احمدیت امن

اور سلامتی کا نام ہے۔ نہ کہ تخریب کاری اور دنگا فساد کا۔

خلافت کی ایک نمایاں اور عظیم الشان برکت مسلم ٹیلیویژن احمدیہ ہے ایک وقت تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شدید خواہش تھی کہ Voice of Islam کے نام سے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جائے جس کے ذریعہ اسلام کا پیغام وسیع پیمانہ پر پہنچایا جائے۔ حضورؒ نے نائجیریا میں Ejebode کے مقام پر ایک مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے جب اس خواہش کا اظہار فرمایا تو ایک احمدی خاتون نے وعدہ کیا کہ اس ریڈیو اسٹیشن کے قیام کا سارا خرچ جو اس وقت 25000 پاؤنڈ تھا برداشت کریں گی۔

اُس وقت یہ سوچا جارہا تھا کہ کس ملک میں Voice of Islam ریڈیو قائم کیا جائے۔

آج دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی خواہش کو بہتر طور پر پوری کردیا اور آسمان سے MTA جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک اسلامی جماعت ہے۔ جس کا اپنا مستقل ٹی وی ہے۔ جو 24 گھنٹے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔ اور بزبان حال بلند آواز سے اعلان کرتا ہے:۔

”اسمعو اصوت السماء جاء المسیح جاء المسیح“

سنو! آسمان سے اترنے والی آواز کہ مسیح آگیا مسیح آگیا!

کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی آواز بند کرنے کی کوشش کی تھی؟ آج اور ہمیشہ کیلئے وہی آواز ان کے ممالک میں اور ان کے گھروں اور کمروں میں گونج رہی ہے۔ اگر ہمت ہے تو آئیں اور آسمان سے اُترنے والی آواز کو بند کر کے دکھائیں۔

دیکھیں کہ کس طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ساری دنیا کے احمدیوں کو امت واحدہ بنایا ہے! آج ہر احمدی جہاں بھی رہتا ہے کیا امریکہ، کیا یورپ، کیا آسٹریلیا، کیا ایشیا، اور کیا افریقہ، اس کا جو بھی رنگ و نسل ہو اور اس کی جو بھی زبان ہو، سارے کے سارے ایک خلیفہ کی آواز پر محبت و پیار اور بھائی چارہ کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ان سب کے دماغوں میں ایک اشتراک پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے اندر ایک ایسی روح پیدا ہو گئی ہے کہ سب کی نظر صرف ایک جہت کی طرف اٹھتی ہے۔ اور جو بھی پروگرام خلیفہ وقت کی راہنمائی میں مرتب کرتے ہیں دنیا شاہد ہے کہ وہ کر کے بھی دکھاتے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ آج کل کی اختلافی دنیا میں یہ فالف بین قلوبکم کا معجزہ کس نے دکھایا ہے۔

صاحب صدر معزز سامعین! حضرت عمرؓ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کشفاً دکھایا تھا کہ مسلمانوں کا لشکر ایک دور دراز علاقہ میں صرف اس طور پر بچایا جاسکتا ہے کہ وہ نزدیکی پہاڑ کے دامن میں پناہ لیں۔ چنانچہ اُس وقت کے خلیفہ نے خطبہ میں ہی آواز دی:

یا ساریۃ الجبل اے ساریہ! پہاڑ کی طرف چلا جا۔

اُس لشکر کے سپہ سالار کا نام ساریہ تھا۔ عجیب بات ہے کہ اُس دور دراز علاقہ میں اس خطرہ کے وقت سپہ سالار نے خلیفہ کی آواز سن لی اور اس طرح خلیفہ کی آواز نے پورے لشکر کو ہلاک ہونے سے بچالیا۔

حضرات! آج بھی MTA کے ذریعہ خلیفہ کی آواز ہر احمدی کو پہنچ رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج بھی خلیفہ ہی کی آواز ہے جو جماعت کے افراد کو فرداً فرداً اور مجموعی طور پر بھی جسمانی، اخلاقی اور روحانی آفتوں سے بچاسکتی ہے۔

اے احمدی بھائیو! جو دنیا کے مختلف خطوں میں آباد ہیں! اس نعمت خلافت پر دو سال بعد سو سال پورے ہونے والے ہیں۔ ہم اپنے خدا سے التجا کرتے ہیں اور اس سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس بابرکت صد سالہ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو کما حقہ منانے کی توفیق دے گا۔

پس اس نعمت کی قدر کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں اور اس آواز سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ آج کی مادیت کی دنیا میں یہ واحد آواز ہے جو دنیا کو ہلاکت سے نجات دے گی۔

خلیفہ کا وجود سراپا برکت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ ”میرے بعد جس کو خدا خلیفہ بنائے گا اگر حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں تو خدا اُسے پارہ پارہ کر دے گا“ اور یہی ہمارا مشاہدہ ہے۔ مزید برآں ہمارے اس موجودہ خلیفہ کے ساتھ ”انی معک یا مسرور“ کہہ کر اپنی معیت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں تو یقین ہے کہ ایسے وجودوں کے ساتھ مخلصانہ وابستہ ہونے میں اور ان کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ اطاعت کیسی کی جائے“ اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول یوں دیتے ہیں۔

”چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ، پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو کہ نہیں۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو“ (خطبات نور صفحہ 131)

حضرات خلافت ہی ہے جس نے ہم میں مالی قربانی کی روح پیدا کی۔ خدا کی خاطر خلیفہ وقت کی ایک آواز پر احمدی مرد وزن اپنا مال اور جائیدادیں سب کچھ قربان کردیتے ہیں۔ ایک دو مثال سنئے۔

ایک خلیفہ کی آواز پر ایک کینیڈین احمدی نے اکیلے ہی احمدی مبلغین ڈاکٹرز اور اساتذہ کے ہنگامی سفر کیلئے ایک پورا ہوائی جہاز Charter کر کے دیا۔

گھانا میں جب خلیفہ نے مسجدوں کی تعمیر کی تحریک کی تو دیکھتے دیکھتے مکرم الحاج یوسف احمد ایڈوش صاحب نے اکیلے ہی بیس تک مسجدیں تعمیر کی جبکہ ایک اور دوست الحاج ابراہیم یونس صاحب نے علاوہ دیگر مالی قربانیوں کے 500 ملیمن سیڈی سے زائد رقم مسجدوں کی تعمیر کیلئے دی۔

پھر ایک خلیفہ نے جب آئندہ کی ضروریات کے پیش نظر 1987 میں وقف نو یعنی بچوں کی قربانی کی تحریک کی تو دیکھتے دیکھتے احمدی ماؤں باپوں نے اپنے 30 ہزار سے زائد بچوں کو ان آنے والی ذمہ داریوں کو اٹھانے کیلئے وقف کردیا۔

حضرات! اس مادیت کی دنیا میں احمدیہ جماعت ہی ہے جو خلفاء کی تربیت کے تحت اس قسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کی خاطر کرتی ہے۔

صاحب صدر معزز سامعین ”یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا“ کے تحت آپ گواہ ہیں کہ کس طرح خلافت کی برکت سے ہم شرک اور بدرسوم سے بچائے گئے۔ اور آگے چل کر خالص توحید کے قیام کیلئے دعوت الی اللہ کے میدان میں کود پڑے اور عالمی بیعت کی اصطلاح نے اس طرح جنم لیا آج جماعت احمدیہ کا پودا خدا کے فضل سے 181 ممالک میں لگ چکا ہے اور خلافت کی برکت سے قرآن مجید کے 60 اہم زبانوں میں تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر ایک قوم کو اپنی زبان میں پہنچ سکے۔

حضرات خلافت غریبوں اور ناداروں کا سائبان ہے۔ اس کی مثال خلافت کی طرف سے ہونے والی مریم شادی فنڈ، بیوت الحمد منصوبہ، کفالت یتامیٰ اور عید کے روز غریبوں میں خوشیاں بانٹنے کی تحریکات ہیں۔ اب تو غریب اقوام کے فائدہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص منصوبہ کے تحت Solar Energy اور Windmills کی فراہمی کی مہم بھی شروع ہوگئی ہے۔

حضرات! بارش کے قطرے تو شائد گنے جاسکیں لیکن خلافت کے برکات گنے نہیں جاسکتے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کی نہ صرف دعائیں سنتا ہے بلکہ اس کی ہر بات کو پورا کرنے کا نشان بھی دکھاتا ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ وہ ربوہ گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنی آنکھوں کی تکلیف کے سلسلہ میں لاہور جاکر کسی ڈاکٹر سے ملنا تھا۔ انکا کہنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خلافت میں اس غرض کیلئے حاضر ہوئے کہ ان سے ربوہ سے لاہور جانے کی اجازت بھی لیں اور دعا بھی جب حضور کو انہوں نے بتایا کہ لاہور جانے کا مقصد ڈاکٹر کو اپنی آنکھیں دکھانی ہیں تو حضور نے فرمایا ”کیا یہ ضروری ہے“؟

حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ اسی وقت فون کے ذریعہ ڈاکٹر کے ساتھ لاہور میں جو Appointment تھی اسے Cancel کردیا۔ کیونکہ خلیفہ کے اس سوال سے انہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ آنکھیں دکھانے کیلئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ ان کی آنکھوں کی تکلیف اس دن سے دور ہوگئی۔

آخر پر خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پیغام جو الفضل ربوہ کے 30 مئی کے شمارہ میں شائع ہوا پڑھ کر اپنی گذارشات کو ختم کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا: ”پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

ہماری دعا ہے:۔

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد شہروز مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
ESTBLISHED 1956
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA - 700 072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD, (SOUTH)
KOLKATA - 700 046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA - 700 072

PHONE : CITY SHOWROOM : 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE : 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE : 2236-2096, 2237-8749, FAX : 91-33-2234-7577

اہل پیغام کے نام محبت بھرا پیغام

عنایت اللہ منڈاشی۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد

ماہنامہ چودھویں صدی دہلی جو اہل پیغام کا ترجمان رسالہ ہے اس رسالہ کی مارچ 2003 کی اشاعت میں ادارہ کی طرف سے بعنوان ''حضرت مولانا نور الدین صاحب'' (ایک مختصر تعارف) دو صفحات پر مشتمل مضمون طبع ہوا جس میں لکھا گیا ہے کہ

''حضرت مولانا نورالدینؓ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپکی زندگی میں ہی آپ کے علم وفضل، تقویٰ وطہارت کی شہرت ہندوستان کی حدود سے نکل کر غیر ممالک میں پھیل چکی تھی اور حال وقال معقول و منقول غرض ہر قسم کے دینی علم کے آپ عالم بے بدل اور فاضل اجل تھے ہے...... آپ کو حضرت مرزا غلام احمد مجدد زماں کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں اولیت کا درجہ حاصل تھا......

حضرت مرزا صاحب'' کی ایماء پر مولانا نے ''فصل الخطاب'' اور'' تصدیق براہین احمدیہ'' تصنیف فرمائی۔

آگے'' حضرت مولانا کی تعریف حضرت مسیح موعود کے قلم سے'' ہیڈنگ باندھ کر لکھا کہ:۔

''رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے کاموں میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام اُس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے۔ جو اسلام کے سرداروں میں اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ اور میں اپنے غموں کو بھول گیا۔ جب سے وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے۔ میری فراست نے مجھ کو بتادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی مدح کرنا اور اُن کے شمائل کو پھیلانا اس خوف سے برا جانتا تھا کہ مبادا ان کے نفسوں کو ضرر دے لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ وہ ایسے لوگوں میں سے ہے جن کے نفسانی جذبات شکستہ ہو گئے ہیں اور جن کی طبعی شہوات فنا ہو گئی ہیں اور ان پر کوئی خوف نہیں کیا جاسکتا''۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی ایثار وقربانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تئیں غیر معمولی اطاعت وفرمابرداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب آپ دہلی میں تھے اور آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو تار کے ذریعہ بلا بھیجا تو آپ اس وقت مطب میں تھے وہیں سے اُٹھ کر دہلی کیلئے روانہ ہوئے جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا۔

خدا کے مامور نے بلایا ہے اس کے حکم کی تعمیل میں میں نے کسی تاخیر کو معصیت سمجھا۔

آگے تحریر کرتے ہیں۔

اس عظیم الشان انسان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر جماعت کا قائد یا خلیفہ تسلیم کرلیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی آخری وصیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ'' میرا جانشین متقی ہر دلعزیز، عالم باعمل، حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی اور درگذر کو کام میں لاوے''

رسالہ چودھوی صدی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے تعلق سے طبع شدہ یہ خیالات جو گویا جماعت اہل پیغام کے حضور رضی اللہ عنہ سے متعلق جذبات کا اظہار ہے قابل قدر ہیں۔

اُسی عظیم الشان وجود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ'' قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں۔

انجمن مشیر ہے اس کا رکھنا خلیفہ کیلئے ضروری ہے جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصل حاکم انجمن ہے تو وہ توبہ کرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔

کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا بیعت لے لینا ہے یہ کام تو ایک ملا بھی کرسکتا ہے۔

اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل۔ مولفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ 195-196)

جو لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے خلافت پر متمکن ہونے پر خلیفہ کو معزول کرکے انجمن کی بالادستی کو قائم کرنے کے حق میں تھے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

'' خدا تعالیٰ نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب اس کرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا اگر سارا جہاں بھی اور تم بھی میرے خلاف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا......

جون 1912ء میں احمدیہ بلڈنکس لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ایک معرکۃ الآرا خطاب فرمایا اس خطاب میں آپ نے فرمایا۔

'' میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے...... اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو، پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔

پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اپنے اس معرکۃ الآراء خطاب میں یہ عظیم الشان وجود یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں''

مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود بشیر شریف کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں اُن کو خدا کی رضا کیلئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔

میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ میرا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں، میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں...... پھر فرمایا:۔

'' میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں ہے۔ تم اس بکھیڑے میں سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مرجاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اسے آپ کھڑا کردے گا تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ اب تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

دیکھو میری دعائیں عرش پر سنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کردیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو توبہ کرلو۔ تھوڑے دن صبر کرلو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا''

خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس عظیم الشان خلیفۃ المسیح کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد خصوصاً سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق خیالات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شروع سے ہی یقین اور ایمان رکھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی مصلح موعود میں جس موعود بیٹے کی خوشخبری دی گئی ہے اُس کے مصداق آپ ہی ہیں یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہیں۔

چنانچہ آپ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ'' مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا

ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں پیر صاحب نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے پیش کئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ان پر تحریر فرمایا۔ یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں نور الدین 10 ستمبر 1913ء (رسالہ پسر موعود صفحہ 28)

ان ہی وجوہات کی بناء پر آپ نے وفات سے قبل ایک موقع پر ایک وصیت تحریر فرمائی جس کے تعلق میں محترم مولوی محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں''

1911ء میں جو وصیت آپ نے (حضرت المسیح الاوّلؓ نے) لکھوائی تھی اور بند کرکے خاص کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔

(حقیقت اختلاف صفحہ 69)

اخبار الفضل ستمبر 1914ء میں اس واقعہ کا ذکر یوں ہوا کہ:۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے عہد خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے مطابق جب گھوڑے سے گرے اور آپ کے سر میں سخت چوٹ آئی تو ایک رات آپ کو خیال پیدا ہوا کہ ورم دل کی طرف جارہا ہے اس وقت آپنے قلم دوات طلب فرمائی اور ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اسے لفافہ میں بند کردیا پھر کچھ لفافہ پر بھی ارقام فرمایا اور شیخ تیمور صاحب کو جو آپ کی

خدمت میں رہتے تھے یہ کہتے ہوئے دیا کہ اگر میری وفات ہو جائے تو اس پر جو لکھا ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے ان کی روایت ہے کہ اس لفافہ پر لکھا تھا علیٰ اسوہ ابی بکر جس کا نام اس لفافہ میں ہے اس کی بیعت کرو اور جب اُسے کھول کر دیکھا گیا تو اس کے اندر نام لکھا تھا "محمود احمد"

(الفضل جلد ۲ نمبر ۲۵ صفحہ ۶ پرچہ ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء)

حضرت غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ اپنے ایک حلفیہ بیان میں فرماتے ہیں۔

" خاکسار کو رویاء میں دکھایا گیا کہ چاند آسمان سے ٹوٹ کر حضرت ام المؤمنین کی جھولی میں آپڑا ہے پھر دوسری رویاء میں دکھایا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے ان کی نصرت ہوگی اور ان پر وحی بھی نازل ہوگی۔ یہ دونوں خوابیں میں نے لکھ کر حضرت خلیفہ اوّل کے حضور بھیج دیں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ " آپ کی خوابیں مبارک ہیں" پھر جب میں قادیان جلسہ سالانہ پر گیا تو علیحدگی میں بندہ نے روبرو میاں عبد الحی صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ اوّل سے عرض کیا کہ یا حضرت جو خوابیں میں نے آپ کو تحریر کی تھیں ان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ حضرت خلیفہ اوّل اور میاں عبد الحی صاحب مرحوم چارپائی پر بیٹھے تھے اور میں نیچے پیڑھی پر بیٹھا تھا۔ حضور نے جھک کر مجھ کو فرمایا" اسی لئے تو اسکی ابھی سے مخالفت شروع ہوگئی ہے پھر میں عرض کیا یا حضرت سچے کا نشان بھی یہی ہوتا ہے کہ اس کی مخالفت ہو۔ آپ نے فرمایا" ہاں سچے کا یہی نشان ہوتا ہے؟

لاہور کے ایک دوست شوق محمد صاحب عرائض نویس کا بیان ہے کہ:۔

" 1903ء میں میں قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ میں نے اپنے زمانہ قیام دارالامان میں متعدد بار دیکھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بچپن میں ہی چلتے وقت نہایت نیچی نظریں رکھا کرتے تھے اور چونکہ آپ کو آشوب چشم کا عارضہ عموماً رہتا تھا اس لئے کئی بار میں حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو خود اپنے ہاتھ سے آپ کی آنکھوں میں دوائی ڈالتے دیکھا۔ وہ دوائی ڈالتے وقت عموماً نہایت محبت اور شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا کرتے اور رخسار مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا کرتے۔

" میاں تو بڑا ہی میاں آدمی ہے" اے مولا اے میرے قادر مطلق مولا! اس کو زمانے کا امام بنادے" بعض اوقات فرماتے اس کو سارے جہان کا امام بنادے"۔

شوق محمد صاحب کو عرائض نویس نے بیان کیا کہ مجھ کو حضور کا یہ فقرہ (اس کو سارے جہان کا امام بنادے) اس لئے چبھتا کہ آپ کسی اور کیلئے ایسی دُعا نہیں کرتے صرف ان کیلئے دُعا کرتے ہیں چونکہ طبیعت میں شوخی تھی اسلئے میں نے ایک روز کہہ ہی دیا آپ میاں صاحب کیلئے اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں کسی اور کے لئے اس قسم کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس پر حضور خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا۔

" اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصول ثواب کیلئے دُعا کرتا ہوں۔ ورنہ اس میں میری دُعا کی ضرورت نہیں"۔ شوق محمد صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ جواب سن کر خاموش ہوگیا۔

(الفضل 12 مارچ 1938 صفحہ 2)

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1962 کے آخر میں تحریک جدید کے نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا تھا کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت اکناف عالم میں میاں صاحب کے زمانہ میں ہوگی۔ (الفضل 23 جنوری 1963)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی آخری وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

" حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد میرا منشاء نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھے رقعہ لکھا اس وقت میری اُن سے شادی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب مرحوم ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اس لئے میں اپنے والد کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے اب آپ اس کو جاری رکھیں۔

(الفضل جلد ۱۲ نمبر ۶۸)

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے قرآن کریم کا درس باقاعدگی کے ساتھ نوٹ کیا کرتے تھے آپ نے تحریر کیا ہے کہ۔

" حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے یکم دسمبر 1912ء کو بعد نماز عصر سورہ اعراف کی آیت ولقد اخذنا ال فرعون بالسنین کا درس دیتے ہوئے فرمایا

" آج سے تیس سال بعد مظہر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگا"

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ان بیان فرمودہ الفاظ جو کہ پیشگوئی کا رنگ رکھتے تھے کے ٹھیک بتیس سال بعد یعنی 1944 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اذن الٰہی کے تحت موعود خلیفہ مصلح موعود اور پسر موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

اہل پیغام کے نام محبت بھرا پیغام

سیدنا حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جو کہ ایک عظیم الشان وجود تھے کے ان ارشادات اور خیالات کی روشنی میں آج ہم اپنے اہل پیغام بھائیوں کو جو کہ خود بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے تعلق سے قابل قدر خیالات اور اعتقادات رکھتے ہیں جن کا ذکر مضمون کے ابتداء میں کیا جاچکا ہے۔ ہم نہایت صدق دلی اور حسن نیت سے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور آپ بھی اپنے محبوب کے فرمودات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے محض رضا الٰہی کی خاطر خلافت کے الٰہی نظام میں اپنے آپ کو پرو دیں اور ان فیوض و برکات کے مستحق بنیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ رکھی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان نہایت ہی واضح اور عظیم الشان الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ 305-301)

سو آئیں اور اس دائمی اور الٰہی نظام خلافت کی بیعت میں شامل ہوکر اپنی دنیا اور عقبیٰ دونوں کو سنواریں واخردعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- الحمد للہ رب العٰلمین٥ الرحمن الرحیم٥ مالک یوم الدین٥ ایاک نعبد وایاک نستعین٥ اھدنا الصراط المستقیم سراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْن (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) **ترجمہ**:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى ابراهيم وعلٰى آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

خلافت کا مقام ضرورت اہمیت اور برکات

یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

نہ حسن مدعا پر ہے نہ شان ارتقا پر ہے
بقائے عزت انساں خلافت کی بقا پر ہے
خلافت کشتی ملت کی امیدوں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملت کا اِک واحد سہارا ہے

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال کے بعد بعثت اولیٰ کے مسلمانوں میں خلافت علیٰ منہاج نبوۃ کا قیام عمل میں آیا ان عظیم المرتبت مسلمانوں نے روح اسلام کو سمجھا کہ مسلمانوں کے اتحاد اتفاق قومی یکجہتی، اجتماعیت وطمانیت ملی شیرازہ بندی اور وسیع قومی مفاد کے تحفظ کی بنیان مرصوص صرف خلافت ہی ہے۔

چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ اُسی وقت مسلمانوں نے سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے دستِ مبارک پر بیعت خلافت کر کے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیا اور اس طرح خلافت کا یہ نظام خدا کی تائید ونصرت کے ساتھ جاری و ساری رہا اور اس خلافت کے ذریعہ وہ ہر شعبہ زندگی میں ترقیات حاصل کرتے چلے گئے۔

حضرت ابوبکرؓ سورۃ النور آیت استخلاف نمبر 55 کے پہلے مظہر تھے پوری امت محمدیہ ایک جماعت تھی جنکا ایک ہی امام ایک ہی قرآن ایک ہی نظام بیت المال ایک ہی نظام قضاء تھا جو اپنے نبی مطبوع صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ چاروں بنیادی کاموں کی تکمیل واشاعت کے لئے تن من دھن سے مصروف ہوگئی۔

ضرورت خلافت: یادر ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نبیؑ کے چار کام بنیادی طور پر بیان فرمائے ہیں جن کی تخم ریزی نبی کے ذریعہ کی جاتی ہے اور ان کی تکمیل نبی کے بعد اُس کے خلفاء اور تبعین کے ذریعہ ہوتی ہے۔

☆......**یتلوا علیھم ایتک** تبلیغ حق ادا کرنا اور کروانا اسلام سے باہر غیروں کو اسلام کی دعوت دینا۔ مومنوں کے عقائد اور ایمان درست کرنا۔

☆......**یعلمھم الکتاب** ۔فرائض شریعت سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اور تعلیم وہدایت پر عمل کروانا۔

☆......**والحکمۃ** ۔فرائض اور احکامات کا فلسفہ بتانا تا کہ عمل میں پختگی اور ذوق پیدا ہو۔

☆......**ویزکیھم**: مومنوں کے نفوس کا تزکیہ کرنا ان میں اپنی پاک صحبت سے ایسی روح پھونکنا کہ انہیں گناہوں سے نفرت ہونے لگے۔ اُمت میں اطاعت کی روح پھونکنے کیلئے خلفاء عظام ان کیلئے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۰)

قوت قدسیہ اور پاک صحبت کا اثر

اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں ہے کہ جو کام ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمائے اور جس بہترین انداز میں آپ نے صحابہ کرامؓ کی تربیت فرمائی اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے وصال کے بعد خلافت راشدہ نے اُن کاموں کو جلا بخشی۔ اور صحابہ کرام تن من دھن سے خلافت سے چمٹے رہے اور خلفائے کرام نے آپؐ کے جاری فرمودہ چاروں کاموں کو بسرعت آگے بڑھایا اور اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہایت قلیل عرصہ میں خلافت کی بدولت اشاعت اسلام کا کام نہایت تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور مسلمان ساری مغربی دنیا کے استاد بن گئے اور دور دور ممالک تک علم وفتح کا جھنڈا لہرانے لگا۔ غرض یہ کہ ساری دنیا میں خلافت کے پروانوں نے کفر وشرک کی جگہ توحید اور عالمگیر بھائی چارہ کو مضبوطی سے قائم کردیا اور اس طرح سے مسلمان ابر رحمت بن کر دنیا کے تین چوتھائی حصہ پر چھاگئے اور لوگوں نے ان کے سایہ عاطفت میں، دکھوں سے مضطرب دنیا نے راحت وسکون پایا۔

حالات حاضرہ پر ایک نظر اور بداعمالیوں کا انجام

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے خدا کی نعمت سے منہ موڑا اور خدا سے صحیح رنگ میں تعلق قائم نہ رکھا وہ خدا سے دور ہوتے چلے گئے اور پھر اپنی ہی بداعمالیوں کا شکار ہو گئے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان سے یہ نعمت عُظمیٰ چھن گئی اور رفتہ رفتہ خدا کی تائید و نصرت سے بھی محروم ہوتے چلے گئے۔

حکم خداوندی ''**واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا**(ال عمران) تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اس قوم نے اس حکم خداوندی کو بالائے طاق رکھ دیا وہ امت جس کو ایک امام کی اقتداء میں صفیں سیدھی کر کے کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ اس عملی درس وتلقین کو یکسر فراموش کر بیٹھی چنانچہ دنیا کے ہر خطہ میں مسلمان جس پراگندگی وانتشار کا شکار ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

مغربی اقوام کی نظر میں اسلام کی تصویر

یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں میڈیا کے ذریعہ اسلام کی جو غلط تصویر خاص طور پر مغربی ممالک کی طرف سے پیش کی جارہی ہے جو کہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے اور حقیقت سے بہت دور ہے جس کو دیکھ کر اور سن کر ایک سچا اور نیک مسلمان ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اس قوم کو کیا ہوگیا ہے۔

افسوس ہے ایسے نام نہاد علماء سوء اور مسلمانوں پر جن کے یہ دعاوی ہیں کہ وہ اسلام کے سچے مخلص فدائی اور پاسبان ہیں لیکن عملاً ان کے سارے کام غیر اسلامی ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اسلام کی تعلیم اور تصور کو دور حاضر میں جس رنگ میں آجکل کے مولوی حضرات اور کئی سجادہ نشین دنیا کے سامنے پیش کرر ہے ہیں وہ نہایت ہی فرسودہ اور من گھڑت ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے خاص طور سے اس قوم نے جہاد کی جو حقیقت بیان کی ہے اُس سے متاثر ہو کر مغربی اقوام اور غیر مسلم کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملا ہے اسی پر بس نہیں خود مسلمانوں کے مابین افراتفری کا عالم ہے۔

عبادت گاہوں پر پولیس کے پہرے کیوں؟

جہاں ایک طرف بین الاقوامی طور پر مذہب اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس میں انشاء اللہ ہرگز کسی بھی صورت میں کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا یہ ہمارا اعتقاد اور ایمان ہے کیونکہ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور خدا کا قائم کردہ دین ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنوں نے ہی اس پیارے دین کو نقصان پہنچایا ہے اور بدنام کیا ہے۔

ایک رسولؐ ایک کتاب ایک قبلہ ایک قوم کا دعویٰ کرنے کے باوجود مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے برسر پیکار نظر آتے ہیں بعض اوقات مسلمانوں میں آپسی تنازعات اور مسلکی اختلافات ایسا بھیانک رنگ اختیار کر جاتے ہیں کہ پولیس کے لئے شہروں میں امن قائم رکھنے کیلئے بڑی دشواری پیش آتی ہے خود ہمارے ہندوستان میں بھی کبھی کبھی اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں کیا یہ بات مسلمانوں کیلئے شرم کا مقام نہیں کہ خدا کا گھر جو امن وآشتی کا گہوارہ ہے اُسے اپنی غیر دانشمندی سے ایک ایسی جگہ بنادیا ہے جہاں سرکاری مشینری حرکت میں آتی رہی ہے اور اس وقت نقض امن کے ہی پیش نظر پاکستان بنگلہ دیش عراق، انڈونیشیا ممالک میں حکام نے پولیس کا پہرہ بٹھا دیا ہوا ہے۔

کوئی بھی تہوار ہو یا کوئی بڑا جلسہ ہو یہاں تک کہ جمعہ کے دن بھی خصوصی انتظامات حکام کو کرنے پڑتے ہیں۔

اندرونی انتشار کی وجہ سے ان ممالک کے حکام نہایت پریشان ہیں کسی کی کچھ پیش نہیں جاتی ہے پاکستان میں بلوچستان اور سرحدی علاقہ میں آئے دن جھڑپیں ہورہی ہیں گرفتاریاں بھی عمل میں آتی ہیں علماء کرام اور سیاست دان نیز مشائخ اور دیگر معتبر شخصیات کی میٹنگیں اس سلسلہ میں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ قومی اسمبلی میں بھی اس سلسلہ میں بھرپور بحث کی جاتی ہے اور آپسی بھائی چارہ کو قائم رکھنے کی خاطر اور ملک میں امن وشانتی قائم کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں لیکن پھر بھی امن وشانتی قائم نہ کرسکے اس سلسلے میں مخبر صادق کی پیشگوئیاں چودہ سو سال پہلے کی موجود ہیں۔

آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں

ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ یقیناً یہ سب کچھ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے آپؐ نے اپنی امت کو مطلع کرتے ہوئے فرمایا تھا

الف: یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے انکی مساجد بظاہر آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اُن کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے ان علماء کے اندر سے فتنے نکلیں گے اور ان ہی کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(مشکوۃ شعب الایمان)

(ب) اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا سلسلہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ ختم ہوگا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہوگی پھر یہ خلافت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت کا دور آئے گا کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔

اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا پھر اس رنگ کی حکومت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی مسند احمد جلد ۵ آخری حدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ الظاهر ان المراد به زمن عیسیٰ والمهدی یعنی یہ خلافت جو علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ امام مہدی علیہ السلام کے بعد آئے گی

(بحوالہ مشکوۃ)

اس سلسلے میں مسلمان زعماء جن میں سنجیدہ اور دانشور طبقہ شامل ہے نے مسلمانوں کے ان حالات کے پیش نظر کئی بار خلافت کی خواہش کا اظہار کیا ہے جن میں ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ مدیر ہفت روزہ صدق جدید نیز شاہ فیصل یوگنڈا کے سابق صدر عیدی امین نے بھی اس سلسلہ میں کوشش کی تھی وغیرہ۔

علامہ الشیخ الطنطاوی الجوہری اپنی کتاب القرآن والعلوم العصریۃ صفحہ ۲۱ پر آیت استخلاف کو درج کر کے لکھتے ہیں:

ترجمہ اس کا یوں ہے یعنی اس آیت کو ہم نے اس کتاب میں دوبارہ ذکر کیا ہے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا طریق بیان کرنے کے بعد ہم نے پھر اس آیت کو دہرایا ہے کیونکہ اس طریق کا علم ہمیں کتاب عزیز

سے ہوتا ہے اور اس کے بغیر مسلمانوں کی کامیابی کا اور کوئی طریق نہیں نہ ہی انہیں زمین میں خوشحالی اور طاقت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی حکومت میسر آ سکتی ہے اور نہ ہی ان کا خوف امن سے تبدیل ہو سکتا ہے مگر صرف اور صرف اس (خلافت) کے ذریعہ"

یہ وہ حقیقت ہے جسے قرآن کریم نے قریباً چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا تھا آج امت مسلمہ کے فلاسفر شیخ طنطاوی جوہری جیسے انسان بھی کھلے بندوں اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اگر مسلمانوں میں اتحاد اور طاقت پیدا ہو سکتی ہے تو اس کا صرف اور صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خلافت کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور خلافت بھی وہ خلافت جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا ہے کاش مسلمان اس نعمت کی قدر کریں اور خلافت سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس کی پناہ میں آجائیں۔

مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں

آخری زمانہ کا موعود جس کے متعلق بانی اسلام سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور دیگر نبیوں نے صاف صاف خبریں پہلے سے دی ہوئی تھیں اپنے وقت پر آیا اور فتح نصیب جرنیل کی طرح اپنا فرض کامیابی سے سرانجام دیکر قدیم سنت کے مطابق دنیا سے رخصت ہوا۔ آپ کی وفات کے وقت متبعین اور عقیدت مندوں کی بے چینی اور اضطراب تو ایک طبعی امر تھا مگر وہ لوگ بھی جو آپ کی جماعت میں داخل نہیں تھے لیکن اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بھی گھبرا گئے اور پکار اٹھے کہ وہ عظیم الشان کام جو حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کرتے تھے اب کون کرے گا؟ وہ خدا جس نے سیدنا آنحضرت صلعم کے اس فرزند جلیل کو عظیم کام کرنے کیلئے مبعوث فرمایا تھا پہلے ہی اس نے خبر دے رکھی تھی کہ ایسے وقتوں میں اللہ خلافت کے ذریعہ جماعتوں کو سنبھالتا ہے حضورؑ نے فرمایا کہ:۔

" دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھالتا ہے پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت ہوا" (الوصیت)

حضورؑ کے الفاظ کہ " تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے" (الوصیت)

چنانچہ اس آسمانی وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر دوسری قدرت کے پہلے مظہر اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کو اس عظیم الشان موعود کے سارے متبعین نے آپؑ کا پہلا خلیفہ تسلیم کیا۔

ایسے موقعہ پر جب بعض لوگ خلافت کی پوزیشن گرانے میں کوشاں ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا۔

" کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور پھر بیعت لے لینا ہے یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے"

۲۔ پھر ایک موقع پر فرمایا " مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲)

۳۔ فرمایا خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اسے آپ کھڑا کرے گا......

مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔ (بدر جولائی ۱۹۱۲)

۴۔ فرمایا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحبؑ سے بھی بڑھ کر آئے"

(خطبہ عید الفطر بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے نزدیک خلافت کا مقام نہایت بلند ہے۔

خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں خلافت کی اطاعت سے ہی الٰہی نصرت ملتی ہے۔ (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۳۷)

آپؓ نے فرمایا" بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس کی جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے...... میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے" (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷)

فرمایا: اطاعت رسولؐ خلافت سے ہوتی ہے (تفسیر کبیر سورہ نور)

فرمایا ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت میں ہے۔ الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶)

فرمایا" شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام قائم کریں اور دوسری طرف خلفاء کا ادب و احترام قائم کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷)

فرمایا" قرب خداوندی کیلئے خلیفہ وقت کی اطاعت ضروری ہے۔

خلافت احمدیہ اور مسلمانوں کی عافیت اور بھلائی

چودہ سو سال پہلے کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج کے نقش قدم پر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کا وجود عمل میں آیا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وصیت مرقوم رسالہ الوصیت۔ کے مطابق حضرت مولوی نورالدین کو خلیفہ منتخب کیا گیا ان کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفہ منتخب ہوئے ان کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفہ منتخب ہوئے ان کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ خلیفہ منتخب ہوئے جبکہ اس وقت قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کے خلیفہ ہیں۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ابتداء سے لیکر اب تک جماعت احمدیہ سورہ نور آیت استخلاف اور سورہ البقرہ آیت نمبر 13 کے تحت ان تمام کاموں و اشاعت دین میں دن رات ہمہ تن مصروف ہے اور جو بھی کام خلافت راشدہ میں حضور نبی پاک کے بعد ہوئے دور حاضر میں بعثت ثانیہ میں بعینہ ہو رہے ہیں۔

آج دنیا کے 180 ممالک سے زائد ممالک میں کروڑوں احمدی افراد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔ جماعت احمدیہ امن شانتی میں یقین رکھتی ہے اور امن دینے کی ضامن ہے۔ جماعت کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ اللہ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم آئے دن اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

پس آج مسلمانوں کیلئے اس میں عافیت اور بھلائی ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ارشاد کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کو تسلیم کرلیں ان کے تمام دینی و دنیاوی اختلافات اس برگزیدہ مامور اور اُس کے ذریعہ قائم ہونے والے بابرکت نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے سے حل ہو سکتے ہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ دور کے لئے حکم و عدل قرار دیا ہے اور جس سے گریز کر کے عالم اسلام کے مسلمانوں نے سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہ کیا نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کا یہ انحراف یقیناً آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کے مترادف ہے کہ تاقیامت تک مسلمان آنحضرت ﷺ کے نافرمان بن کر نہ انتشار سے نجات پا سکتے ہیں نہ ہی دشمن کے مقابلہ میں اپنی شکست کو فتح میں بدل سکتے ہیں۔

حالات حاضرہ سے بخوبی اس بات کی تائید ہوتی نظر آتی ہے ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کے مسلمانوں کو نیک ہدایت دے اور صراط مستقیم پر چلائے اور دشمن کے شر سے محفوظ رکھے اور وہ سب ایک لڑی میں پروئے جائیں آمین۔ ☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خلافت حقہ احمدیہ اور اُس کے معاندین

از فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ جمشید پور

قرآن مجید کے اندر خلافت کے مضمون پر مشتمل آیتوں میں سے ایک آیت استخلاف سورۃ النور میں ہے اس میں اس کی برکات کا ذکر ہوا ہے انہی برکات پر غور کیا جائے تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ خلافت کی بھی مخالفت ہوگی۔

جماعت احمدیہ اسلامیہ کا دعویٰ ہے کہ سورۃ الجمعہ میں جن آخرین کا ذکر آیا ہے وہ جماعت احمدیہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدیؑ پر ایمان لانے کی توفیق ملی پھر اسلام کی نشاۃ اُولیٰ کی طرح خلافت راشدہ کا اجرا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیر سے ہوگیا جس کا سلسلہ حضرت امام مہدیؑ کی وفات (1908ء) کے معا بعد سے ہی شروع ہوگیا۔ چنانچہ 1908ء سے اب 2006ء تک خلافت کا سلسلہ چلتا چلا آرہا ہے۔ البتہ اس منصب عالی پر فائز ہونے والے بے شک فوت ہوتے رہے ہیں۔

بدنیا گرکس پائندہ بودے
ابوالقاسم محمد زندہ بودے

لگ بھگ ایک سو سال کے اس دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے گرد گھومنے والے جان نثار اور اطاعت گزار خدام ملتے رہے ہیں اور روزنہ ان اطاعت گزاروں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

دوسری طرف حاسدین کو خلافت حقہ کا مقدس مقام ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ حاسدین نے مخالفت کے کئی نسخے آزمائے اور آزماتے رہے ہیں۔ آیئے ان کی طویل کوششوں کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

سب سے پہلے حاسدین کا گروہ جو خلافت کے خلاف اُبھرا ہے وہ پیغامی یا لاہوری احمدی کہلانے والوں کا ہے۔ انہوں نے خلافت اُولیٰ میں جماعت کے اندر رہ کر اور خلافت ثانیہ میں کھلم کھلا کوششیں کیں اپنی طاقت کو کمتر محسوس کرتے ہوئے غیر احمدیوں سے گٹھ جوڑ کر کے بھی قوت آزمائی کی کبھی بیعت کو غیر ضروری قرار دیا کبھی مدمقابل تین خلفاء بنا کر پیش کیا کبھی محمد احسن امروہی (1916ء) کے ذریعہ معزولی کا فتویٰ دیا کبھی مستریان 1927ء کو اس کام کیلئے لگایا تو کبھی شیخ عبد الرحمٰن 1937ء مصری کے ذریعہ فتنہ ڈلوایا کبھی احراریوں کی چاپلوسی کی تو کبھی عبد المنان عمر وغیرہ 1956ء کے ذریعہ پیغامیوں نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے مگر جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔

خلافت حقہ احمدیہ دن دُگنی رات چوگنی اس طرح ترقی کرتی گئی کہ اسکے معاندین کا یہ گروہ کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا تھا اور یہ حاسدین اسطرح معدومی کی طرف چلے گئے کہ نئی نسل کے احمدیوں کو بھی شاید ایسے واقعات کا علم نہ ہو کہ خلافت سے ٹکرانے والے ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے۔

ایک دوسرا گروہ حاسدین کا نکلا یہ احمدی کہلانے والے بھی نہیں تھے، صاف صاف غیر احمدیوں میں سے تھے پہلے تو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تو کثرت تعداد اور جتھا رکھتے ہیں اور یہ احمدی کیا؟ اور خلافت احمدیہ کیا؟ انہوں نے سمجھا تھا کہ حضرت مرزا صاحب فوت ہوجائیں گے تو یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن جب دیکھا کہ خلافت قائم ہوئی اور سلسلہ ترقی کرتا گیا تو پھر بھی یہ سوچ کر تسلی کرلی کہ اس بڈھے (مراد حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ) کی حیات تک ہی صبر کرلینا کافی ہے اور بغیر کسی جدوجہد کے یہ سلسلہ خلافت سمیت مٹ جائے گا (نعوذ باللہ) پھر جب ایک پچیس سالہ شخص کو اللہ تعالیٰ نے خلافت ثانیہ کے منصب پر فائز فرمادیا تو بھی یہ گروہ مطمئن ہوگیا کہ اب یہ سلسلہ یوں بھی تباہ ہو جائے گا اور خود اس کو اندر سے ''لاہوری احمدی'' کہلانے والے ہی تباہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔

مگر اللہ تعالیٰ کا سایہ جو خلیفہ راشد کے سر پر تھا جماعت وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی اور اس گروہ حاسدین کو خطرہ محسوس ہونے لگا تو خلافت کا مقابلہ اوچھے ہتھیار سے کیا اوّل خلیفہ وقت کے قتل کی کوشش کی گئی اور دوئم حکومت وقت کو بھی ساتھ ملانے کیلئے جماعت اور خلیفہ کے خلاف کان بھرے جانے لگے چنانچہ قتل کی کم از کم پانچ کوششوں کا ذکر تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ 287-288 میں ملتا ہے۔ جن میں سے صرف ایک واقعہ کا درج کرنا مناسب ہوگا۔ واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے الفاظ میں یوں ہے۔

'احرار کی شورش کے ایام میں میں ایک دن اپنی کوٹھی دار الحمد میں تھا کہ ایک افغان لڑکا آیا اور اُس نے کہلا بھیجا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں میرے چھوٹے بچے اندر آئے اور انہوں نے بتایا کہ ایک لڑکا باہر کھڑا ہے اور وہ ملنا چاہتا ہے میں باہر نکلنے ہی والا تھا کہ میں نے شور کی آواز سنی میں حیران ہوا کہ یہ شور کیا ہے چنانچہ میں نے دریافت کرایا۔ تو مجھے اطلاع دی گئی کہ یہ لڑکا قتل کے ارادہ سے آیا تھا مگر عبد الاحد (خلیفہ وقت پر جان نثار ایک خوش نصیب خادم ناقل) صاحب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ایک چھرا بھی اُنہوں نے برآمد کرلیا ہے میں نے عبد الاحد صاحب سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ لگ گیا کہ یہ قتل کے ارادہ سے آیا ہے وہ کہنے لگا کہ یہ لڑکا پٹھان تھا اور ہم پٹھان کی عادت کو اچھی طرح جانتے ہیں جب یہ باتیں کر رہا تھا تو باتیں کرتے کرتے اُس نے اپنی ٹانگوں کو اس طرح ہلایا کہ میں فوراً سمجھ گیا کہ اس نے چھرا چھپایا ہوا ہے چنانچہ میں نے ہاتھ ڈالا تو چھرا نکل آیا۔ پولیس نے اس پر مقدمہ بھی چلایا تھا اور غالباً اس نے اقرار کیا تھا کہ میں قتل کی نیت سے ہی قادیان آیا تھا۔

(الموعود صفحہ 178 تا 182 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ 387-388)

اسی طرح اس سلسلہ میں ایک اور دردناک واقعہ 10 مارچ 1954 کو ہوا چنانچہ خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء جالندھریؓ کی شہادت ہے کہ مورخہ 10 مارچ 1954 بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھ کر ہمارے امام حضرت امیر المومنین ...... واپس تشریف لے جارہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کردیا چاقو کا یہ وار حضور کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اس مرتبہ حضرت امیر المومنین کی بجائے چاقو اسے لگا اور وہ زخمی ہوگیا نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اسے قابو میں لایا گیا...... آپ حضور نے حملہ ہونے کے فوراً بعد مسجد سے نکلتے ہی ہدایت فرمائی کہ حملہ آور کو صرف قابو کیا جائے لیکن اسے مارا نہ جائے ...... اپنے امام کے ارشادات کی تعمیل کے جذبہ کا ہی نتیجہ تھا کہ حملہ آور محفوظ حالت میں فوراً حوالہ پولیس کردیا گیا۔

(الفرقان فروری مارچ 1954 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ 17-232)

بہر حال اللہ تعالیٰ کی تقدیر تو یہی چلنی تھی کہ خلافت کی حفاظت خود خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے اور خلافت اور اس کے جان نثاروں کا قافلہ بڑھتا گیا اور اس کے معاندین کی نظروں میں یوں کھٹکتا رہا گویا خلافت احمدیہ ان کیلئے ''روگ بن گئی'' (مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی) کا مصداق بن گیا یہ مسئلہ اور معاندین کا یہ گروہ سمجھ گیا کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے اور اب صرف حکومت ہی خلافت احمدیہ کے روگ کو کچل سکتی ہے ادھر اللہ تعالیٰ نے بھی خلیفہ وقت کو بتادیا اور آگے آنے والے فتنوں کو محسوس کرتے ہوئے بشارت دی کہ ایسے کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے (1956ء) بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا...... اور دُنیا کی حکومتیں بھی اُس سے ٹکرلیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 18 تقریر فرمودہ 28 دسمبر 1956ء)

حاسدین کا ایک تیسرا گروہ نکلا جو حکومت وقت کا گروہ تھا اور خلیفہ ثالث کا ہی زمانہ تھا معاندین کے سابقہ گروہ میں کچھ کچھ شرافت باقی تھی اور وہ روحانی مسئلہ کو سیاسی مسئلہ سے جوڑنا نہیں چاہتے تھے یا اسے غیر ضروری سمجھتے تھے لیکن جب بغیر حکومت کے خلافت احمدیہ سے ٹکر لینا بے کار ثابت ہوگیا تو براہ راست سیاسی حکومت کو شامل کیا بلکہ ملاؤں نمائندہ حکومت (ذوالفقار علی بھٹو) کے بوٹ کو اپنی داڑھیوں سے پالش کرنے تک پیشکش تک کردی کہ کچھ تو کرو اور خلیفہ ثالث سے ٹکر لو اس غرض کیلئے نشتر میڈیکل کالج کے لڑکوں کے ذریعہ ربوہ ریلوے اسٹیشن میں بدتمیزی کروائی اور پریس کو ریچ کو اپنے طور پر کیا گیا۔

ان معاندین کو شائد معلوم نہیں تھا کہ خلافت حقہ کے سایہ تلے جماعت احمدیہ نے صد سالہ جشن منانا تھا چنانچہ اس مخالفت کا جو حشر ہونا تھا وہی ہوا خلیفہ ثالث سے ٹکر لینے والے نمائندہ حکومت کو اسی کے آدمیوں نے قاتل قرار دیکر حضرت خلیفہ ثالثؒ کے دور خلافت میں سولی پر لٹکا کر ماردیا کلب یموت علیٰ کلب کا مصداق بنادیا ادھر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں سے قدرت ثانیہ قدرت ثالثہ اور قدرت رابعہ کا سلسلہ چلتا رہا معاندین کے سینوں میں سانپ لوٹتے رہے۔ پھر معاندین کا ایک چوتھا گروہ ظاہر ہوا یہ تو فرعون کی طرح دعوے کرنے لگا یہ صرف نمائندہ حکومت نہیں بلکہ یہ آمر وقت تھا اپنی حکومت وعلاقہ کا اور اس کا نام ضیاء الحق تھا (1977ء) سے اپنی ہلاکت 1988ء تک مکمل گیارہ سال تک پاکستان کا مطلق العنان و امر وقت تھا اس نے خلافت احمدیہ کو کینسر قرار دیکر خود ہی بیڑا اُٹھالیا اور اس کے صفایا کرنے کا تہیہ کرلیا خلیفہ راشد کو قتل کرنا اور اس کی جگہ اگلا خلیفہ بننے نہ دینے کا منصوبہ بھی بنالیا مگر اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ علام الغیوب اللہ تعالیٰ کو نہ صرف اس کا علم ہے بلکہ وہ اپنے قائم کردہ سلسلہ اور خلیفہ وقت کو بتا بھی سکتا ہے اور اس کا علاج بھی جانتا ہے کم از کم اس کو اتنا بھی یاد نہ آیا کہ آنحضرت صلعم کے مکی دور کے معاندین نے آپ کے مقابل پر ہر حربہ کو ناکام دیکھ کر بالآخر آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ کرلیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کے مکروں کو توڑ دیا بلکہ اپنے رسول کو اُن کے درمیان سے رات کے اندھیرے میں نکالنے کا راستہ بھی کردیا اور یوں بحفاظت اللہ تعالیٰ کا رسولؐ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گیا بہر حال محمد صلعم کے اس غلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کی حفاظت وہجرت کے سامان مہیا کردیئے۔ بہر حال خلیفہ کی ہلاکت اور اس کے بعد اگلی خلافت کا سلسلہ چلنے نہ دینے کا جو منصوبہ تھا اس کی کسی قدر تفصیل یوں ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں ہے فرمایا

...... یہ خلافت کے قلع قمع کی ایک نہایت بھیانک سازش تھی جس کی پہلی کڑی یہ سوچی گئی تھی کہ خلیفہ وقت اگر اپنے آپ کو کسی طرح بھی مسلمان ظاہر کرے تو فوری طور پر قید کر کے تین سال کیلئے جماعت

سے الگ کردیا جائے......

آرڈر یہ تھا کہ اگر یہ خطبہ دے (آرڈیننس کے دوسرے دن جمعہ تھا) تو خطبہ چونکہ ایک اسلامی کام ہے اور صرف اسی بہانے پر اس کو پکڑا جاسکتا ہے کہ خطبہ دیکر مسلمان بنے ہو تشہد پڑھا ہے اس کے نتیجہ میں پکڑا جاسکتا ہے اگر خطبہ دے تو تب پکڑو اور اگر خطبہ نہ دے تو پھر کوئی بہانہ تلاش کرو اور اگر ربوہ کی کسی ایک بھی مسجد میں اذان ہو جائے یا کوئی اور بہانہ مل جائے تب بھی اس کو پکڑو اور آخری آرڈر یہ تھا کہ اگر کوئی بہانہ نہ بھی ملے تو بہانہ تراشو اور پکڑو۔ مراد یہ تھی کہ خلیفہ وقت کو اگر ربوہ میں رہے تو ایک مردہ کی حیثیت سے وہاں رہے اور اپنے فرائض منصبی میں سے کوئی بھی نہ ادا کر سکے اگر وہ ایسا کرنے پر تیار ہو یعنی ایک مردہ کی طرح زندہ رہنے پر تیار ہو تو ساری جماعت کا ایمان ختم ہو جائے گا ساری جماعت یہ سوچے گی کہ خلیفہ وقت ہمیں تو قربانیوں کی طرف بلا رہا ہے ہمیں تو کہتا ہے کہ اسلام کا نام بلند کرو اور خود ایک لفظ منہ سے نہیں نکالتا چنانچہ یہ جماعت کی ایمان پر حملہ تھا اور اگر خلیفہ وقت جماعت کا ایمان بچانے کیلئے بولے تو اس کو تین سال کیلئے جماعت سے الگ کردو چونکہ جماعت ایک نظام کی وجہ سے خلیفہ کا انتخاب کر ہی نہیں سکتی جب تک کہ پہلا خلیفہ مر نہ جائے اس وقت اس لحاظ سے تین سال کیلئے جماعت اپنی مرکزی قیادت سے محروم رہ جائے گی جس جماعت کو خلیفہ وقت کی عادت ہو نظام خلیفہ کے محور کے گرد گھومتا ہو اس کو کبھی خلیفہ کی عدم موجودگی میں کوئی انجمن نہیں سنبھال سکتی...... خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور اسی طرح تسلی پالیں۔

تو تین سال کا عرصہ جماعت سے خلافت کی علیحدگی اس حال میں کہ کوئی رابطہ نہ قائم رہ سکے یہ اتنی خوفناک سازش تھی کہ اگر خدانخواستہ یہ عمل میں آجاتی تب آپ کو اندازہ ہوتا کہ کتنا بڑا حملہ جماعت کی مرکزیت پر کیا گیا ہے ساری دُنیا کی جماعتیں بے قرار ہو جاتیں اور ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ رہتا کچھ سمجھ نہ آتا کہ کیا کر رہے ہیں اور کیا کرنا ہے اور جذبات سے بے قابو ہو کر غیر ذمہ دارانہ حرکتیں بھی ہو سکتی تھیں جس طرح شدید مشتعل اور زخمی جذبات کو اللہ تعالیٰ نے مجھے سنبھالنے کی توفیق دی خلیفہ وقت کی عدم موجودگی یا بے تعلقی کے نتیجہ میں تو ناممکن تھا کہ جماعت کو اس طرح کوئی سنبھال سکتا۔ بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں تو آپ تصور نہیں کر سکتے کہ اُن کا حال کیا ہے وہ اس وقت تڑپ رہے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر آپ کے ہاتھ پر ہم نے عہد نہ کیا ہوتا کہ ہم صبر دکھائیں گے خواہ ہمارے ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیئے جاتے ہمارے بچے ہمارے سامنے ذبح کردیئے جاتے تب بھی ان ظالموں سے ہم ضرور بدلہ لیتے یہ حالت ہو جس جماعت کے اخلاص کی اور محبت کی اور عشق کی اُسے خلافت کے سوا سنبھال ہی کوئی نہیں سکتا اس لئے یہ ایک نہایت خطرناک سازش تھی اور پھر اس کی کڑیاں تھیں جن لوگوں کو جھوٹ کی عادت ہو ظلم اور سفاکی کی عادت ہو افتراء پردازی کی عادت ہو وہ کوئی بھی الزام لگا کر کوئی بھی جھوٹ گھڑ کے پھر خلیفہ کی زندگی پر بھی حملہ کر سکتے تھے اور اس صورت میں جماعت کا اُٹھ کھڑے ہونا اور اپنے قویٰ سے قابو کھو دینا جذبات سے قابو کھو دینا اور دماغی کیفیات سے بھی نظم وضبط کے کنٹرول اُتار دینا ایک طبعی بات تھی ناممکن تھا کہ جماعت ایسی حالت میں کہ ان کو پتہ ہے کہ خلیفہ وقت کلیۃً معصوم انسان ہے ان باتوں میں نہ ہماری جماعت کبھی پڑی نہ پڑ سکتی ہے اس پر ایک جھوٹا الزام لگا کر ایک بدکردار انسان نے اُسے موت کے گھاٹ اُتارا ہے ناممکن تھا کہ جماعت اس کو برداشت کر سکتی جبکہ برداشت کرنے کیلئے جو ذریعہ خدا تعالیٰ نے بخشا ہے خلافت اس کی رہنمائی سے محروم ہو۔ اس صورت میں جماعت کا کوئی بھی ردِ عمل ہو سکتا تھا جو اتنا بھیانک ہو سکتا تھا اور اتنے بھیانک نتائج تک پہنچ سکتا تھا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور باوجود اس کے کہ ہمیں ان باتوں کا پہلے علم نہیں تھا جس رات یہ فیصلہ ہوا ہے اس رات خدا تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اچانک علم دیا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک بڑے زور سے یہ تحریک ڈالی کہ جس قدر جلد ہو اس ملک سے تمہارا نکلنا نظام خلافت کی حفاظت کیلئے ضروری ہے تمہاری ذات کا کوئی سوال نہیں ہے۔

ایک رات پہلے میں یہ عہد کر چکا تھا کہ خدا کی قسم کہ میں احمدیت کی خاطر جان دوں گا اور دُنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی اور اس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ جماعت کے خلاف کتنی خوفناک سازش ہے جسے ہر قیمت پر مجھے ناکام کرنا ہے اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفہ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اس پر اُبھرے تو پھر نظام خلافت پر حملہ کیا جائے ربوہ کو فوج کے ذریعہ ملیا میٹ کیا جائے اور وہاں خلافت کا نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے اور وہ انسٹی ٹیوشن ہی ختم کردی جائے اس کے بعد دُنیا میں کوئی باقی رہ جاتا۔

خدا تعالیٰ کے اپنے کام ہوتے ہیں اور جن حالات میں اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے یہ اس کے کاموں کا ہی ایک ثبوت ہے یہ میں نہیں کہتا کہ یہ ہو سکتا تھا۔ ناممکن تھا کہ یہ ہو جاتا ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر سے دُنیا کا ایمان اُٹھ جاتا کہ خدا نے خود ایک نظام قائم کیا ہے خود اس کے ذریعہ ساری دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے منصوبے بنا رہا ہے اور پھر اس جماعت کے دل پر ہاتھ ڈالنے کی دُشمن کو توفیق عطا فرما دے۔

جس جماعت کو اپنے دین کے احیا کی خاطر قائم کیا ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ اس ایک تدبیر کو ناکام کر کے دُشمن کی ہر تدبیر ناکام کردی خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کتنے خوفناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بچالیا کتنی بڑی سازش کو کلیۃً ناکام کردیا۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 28.12.84 بمقام پیرس فرانس)

بالآخر مستقبل کے معاندین خلافت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمادیا ہے کہ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالف کا خوف نہیں کھانا میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلہ رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دُنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ان مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دُنیا سے ان کے نشان مٹادے گا جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے دُنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی (خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمودہ 29.7.84 بر موقعہ پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ)

انبیاء کے خلفاء کا انتخاب عمر بھر کیلئے ہوتا ہے

از حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے پرنسپل جامعہ احمدیہ

ازروئے لغت لفظِ خلیفہ ایسے شخص پر بولا جاتا ہے جو دُوسرے کا قائم مقام ہو کر اسی کے کام کرنے والا ہو۔ اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے "خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ امام جو اس کے نبی کا قائم مقام ہو کر نبی ہی کے کام کو کرنے والا ہو۔ جس کا فیصلہ دینی معاملات میں آخری فیصلہ سمجھا جائے۔ جو شریعت کو قائم کرنے والا، احکام شریعت کا اجراء کرنے والا مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا۔ اور اس بات کی نگہداشت رکھنے والا ہو، کہ مسلمان اسلامی صراطِ مستقیم سے نہ بھٹکیں۔"

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نظامِ خلافت پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہیں۔ اس تفصیل میں جانا اس وقت میرا مقصد نہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خلیفہ کا تقرر کسی محدود زمانہ کے لئے نہیں ہوتا۔ یہ تقرر زندگی بھر کیلئے ہوتا ہے مندرجہ ذیل دلائل سے اس نظریئے کی تائید ہوتی ہے۔

منصب خلافت کیلئے موزون ترین ہستی کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ یہ امر آیت استخلاف کے جملہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورہ نور آیت ۵۵) سے عیاں ہے کیونکہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور وہ خود اس بات کا ذمہ دار ہے کہ جب تک مومنوں کی جماعت بحیثیت مجموعی اپنے ایمان پر قائم رہے گی اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالے گی۔ اللہ تعالیٰ ان میں نبی کا خلیفہ بناتا رہے گا اور اس انتخاب کو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں رکھے گا جس طرح اس سے قبل اس نے بنی اسرائیل میں انبیاء کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں رکھا تھا۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا "ان اللہ عز وجل مقمصک قمیصاً فلا تخلعہ (جلد ۶ صفحہ ۷۵) حضرت نبی کریمؐ نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب تیرے زمانہ خلافت میں ایک فتنہ برپا ہوگا اور بعض بیوقوف تجھ سے مطالبہ کریں گے کہ تو اپنے خلعت خلافت کو کسی اور کے حق میں اُتار دے۔ تو اُس وقت یاد رکھنا کہ خلیفہ کا انتخاب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور جو خلعت خدا نے تجھے دیا ہے اسے لوگوں کے کہنے پر اتارنا ٹھیک نہیں۔ اس حدیث نبوی میں بھی مذکورہ بالا قرآنی اصل کی تفسیر بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اسی اصول کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلعم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں" (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

پس اگر یہ صحیح ہے کہ خلیفۃ النبی کا انتخاب خود خدا فرماتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی ایک آیت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس سے ثابت کیا گیا ہے تو پھر یہ بھی یہ عیاں ہے کہ جو قمیص خدا پہنائے اُسے بندے نہیں اُتار سکتے۔ اگر ہم یہ تسلیم نہ کریں تو پھر یا تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے وقت انتخاب غلطی سے کسی نااہل کو اپنے نبی کا خلیفہ بنادیا۔ اور اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ غلطی کی تصحیح کریں (والعیاذ باللہ) اور یا ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ گو وقت انتخاب منتخب خلیفہ اس عہدہ کا اہل تھا مگر ایک عرصہ گذر جانے کے بعد اب وہ اس کا اہل نہیں رہا۔ اس لئے اسے اسکے منصب خلافت سے اتار کر اب کوئی نیا انتخاب ہونا چاہئے۔ اندریں صورت یہ لازم آتا ہے کہ ہم یا تو وقتِ انتخاب اللہ تعالیٰ صفتِ علیم و خبیر سے عاری مانیں کہ وہ جانتا ہی نہ تھا کہ یہ شخص کسی وقت خلافت کا اہل نہیں رہے گا۔ یا ہم اس وقت جب خلیفہ وقت ہماری نظروں میں منصب خلافت کا اہل نہیں رہا، اللہ تعالیٰ کو صفت قدرت سے خالی سمجھیں کہ اس کا منتخب کردہ خلیفہ اپنے منصب کا اہل نہیں رہا۔ تاہم وہ اُسے عہدہ خلافت سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور اپنے مومن بندوں کے گروہ کو فتنہ میں ڈال رہا ہے (والعیاذ باللہ) جب یہ ساری صورتیں کسی نہ کسی خرابی کو مستلزم ہیں تو ماننا پڑے گا کہ یہ صورتیں غلط ہیں۔ اور درست مسئلہ یہی ہے کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ساری زندگی تک اس منصب پر سرفراز رہتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ جو شخص خلیفۃ النبی کے انتخاب کو اپنا انتخاب سمجھتا ہے وہ تعلیم قرآنی احکام اسلامی سے بے بہرہ ہے۔ اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ جب بھی کوئی گروہ کھڑا ہو کر خلیفۂ وقت کو معزول کرنا چاہے۔ ہمیں اُس کی آواز پر لبیک کہنی چاہئے۔ اس میں صرف ایمان ہی کی کمی نہیں عقل کی بھی کمی ہے۔ کہ اسلام میں ایسے فتنہ کا دروازہ کھولتا ہے جسے ہماری عقل بھی صحیح تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں (ماخوذ "فرقان" مارچ 1942ء۔ مرسلہ امام حسین معلم جمشید پور)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15922 :: میں وی پی زبیدہ زوجہ ایم سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 16.5 سینٹ زمین نمبر 78/4 موجودہ قیمت 100,000۔ 136/1/2 سینٹ زمین کھیت نمبر 30/1 قیمت 136000 زیور 64 گرام سونا حق مہر سو روپے حصہ کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — الامۃ وی پی زبیدہ — گواہ پی محمد

وصیت 15923 :: میں شاہ جہاں علی ولد عبد القادر ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ درزی عمر 34 سال تاریخ بیعت 1974 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.1.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد شاہ جہاں علی — گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت 15924 :: میں سی محمد عبد الرحمن ولد سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو ددیتی ورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — العبد سی محمد عبد الرحمن — گواہ پی محمد

وصیت 15925 :: میں ایم سراج الدین ولد ایم سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — العبد ایم سراج الدین — گواہ پی محمد

وصیت 15926 :: میں یونذیرہ باسطہ زوجہ ایم سراج الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 80 گرام سونا، نیز مزید زیورات 160 گرام سونا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — الامۃ یونذیرہ باسطہ — گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15927 میں کے پی عائشہ زوجہ ایم احمد کوٹی قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھر سمیت 20 سینٹ زمین ہے نمبر 80/1 جس کی موجودہ قیمت چار لاکھ روپے ہے۔ جس میں آدھے حصے کا حقدار میرا خاوند ہے۔ میرے حصہ کی قیمت دو لاکھ روپے ہیں 12 گرام سونا بطور زیور قیمت موجودہ 6750 22 کیرٹ۔ میرا گذارہ آمد از (جیب خرچ) ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ کے پی عائشہ — گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 15928 میں احمد کوٹی ایم ولد امیچالی ایم قوم مسلمان پیشہ اُستاذ عمر 46 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.4.05 صیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بشمول گھر متعلقہ زمین بیس سینٹ نمبر 80/1 موجودہ قیمت 20 سینٹ زمین گھر سمیت چار لاکھ روپے ہیں جس میں سے میرا حصہ یعنی نصف حصے کا میں مالک ہوں اس کی قیمت دو لاکھ روپے بقیہ نصف حصہ کی مالک میری بیوی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8819 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ احمد کوٹی ایم — گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 15929 میں ایم امیچالی ولد ایم احمد کوٹی قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر 70 سال تاریخ بیعت 1964 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 54 سینٹ زمین بشمول گھر موجودہ قیمت 500000 روپے ہے۔ میرا گذارہ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل — العبد ایم امیچالی — گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15930 میں پی محمد ولد پی علی کٹی قوم مسلمان عمر 64 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کاڈواڈ اکخانہ کاراسیری ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 75 سینٹ زمین موجودہ قیمت -/225000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از (جیب خرچ) ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل — العبد پی محمد — گواہ ایم احمد جعفر خان

وصیت نمبر 15931 میں ایم مراکار ولد ایم امیچالی قوم مسلمان پیشہ اُستاذ عمر 43 سال تاریخ بیعت 1965ء ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بشمول گھر 21 سینٹ زمین ہے 2/66 جس کا نصف حصہ کا مالک خاکسار ہے موجودہ قیمت 250000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد

کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل　　العبد ایم مراکار　　گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15932 میں اے۔ٹی شاہینہ بنت ای شمس الدین قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں حق مہر-/50000 روپے۔ سونا 6 گرام بطور زیور۔ میرا گذارہ آمداز (جیب خرچ) ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل　　الامۃ اے ٹی شاہینہ　　گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15933 میں ای شمس الدین ولد اے احمد قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل　　العبد ای شمس الدین　　گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15934 میں ای احمد ولد ای یاسین قوم مسلمان پیشہ فراغت عمر 71 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھر سمیت 21 سینٹ زمین جس کا نصف حصہ کا مالک میری اہلیہ مرحومہ تھی کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ میرا حصہ اور میری اہلیہ مرحومہ کی طرف سے ترکہ ملا کر کل جائیداد مذکورہ کا 5/8 حصہ کی میں مالک ہوں 5/8 حصہ کا موجودہ قیمت درج ہے 500,000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد (جیب خرچ) ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد ای احمد　　گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 15935 میں پی عائشہ کٹی زوجہ ایم محمود قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1975 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ، آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 25 سینٹ نمبر 58/1 قیمت 300000 روپے جس میں میرا 1/2 حصہ ہے۔ حق مہر 12/50 روپے۔ میرا گذارہ آمد (جیب خرچ) ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　الامۃ پی عائشہ کٹی　　گواہ ایم محمود

وصیت نمبر 15936 میں ایم محمود ولد ایم احمد کوٹی قوم مسلمان پیشہ کسان عمر 65 سال تاریخ بیعت 1968ء ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 25 سینٹ نمبر 58/1 قیمت 300000 روپے۔ اس میں میرا 1/2 حصہ ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورد و نوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد ایم محمود　　گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 15937 میں ایم شفیق احمد ولد ایم سی محمد قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اپنے نام پر کوئی جائیداد نہیں البتہ اہلیہ کے نام پر خریدی ہوئی درج ذیل جائیداد ہے۔ 31 سینٹ زمین بشمول گھر قیمت 1000000 روپے ہے۔ 10 سینٹ زمین بشمول گھر بمقام حکم قیمت 10,0000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جارت ماہانہ 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل　　العبد شفیق احمد　　گواہ پی محمد

وصیت نمبر 15938 میں خالدہ انیس زوجہ انیس احمد خان قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 13500 بذمہ خاوند زیور طلائی انگوٹھی ایک عدد 7.500 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 3500 بالیاں ایک جوڑی 5.000 گرام قیمت 2500 ٹیکہ ایک عدد 5.000 قیمت 2500 زیور نقرئی ایک جوڑی ہاتھ پھول 50 گرام۔ پازیب دو جوڑی 450 گرام ہار ایک عدد 250 گرام انگوٹھی ایک عدد 05 گرام پری بند دو عدد 100 گرام کنگن 50 گرام۔ میرا گذارہ آمداز خورد و نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد انیس احمد خان　　الامۃ خالدہ انیس　　گواہ محمد انور احمد

وصیت نمبر 15939 میں انیس احمد خان ولد بابو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ذاتی اراضی 7 مرلہ شاملات کاہلواں قادیان قیمت 70,000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد تنویر احمد خادم　　العبد انیس احمد خان　　مبلغ سلسلہ　　گواہ محمد انور احمد

وصیت نمبر 15940 میں عطاء الوحید سندھی ولد عبد اللطیف سندھی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ 2695 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عبد العلیم آفتاب　　العبد عطاء الوحید سندھی　　گواہ عبد اللطیف سندھی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel. (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 11-18 may 2006 | Issue No.19-20

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $
e-mail badrqadian@redifmail.com

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کی اہم تحریک اور احباب جماعت کی ذمہ داری

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں ''خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ'' کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جو اہم تحریک مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 نے پیش کی تھی اُس کا اُردو متن احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے 27 مئی 1908ء کو حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا جانشین اور خلیفہ چنا اور جماعت احمدیہ نے آپؓ کے ساتھ مکمل فرمانبرداری کا عہد کیا۔ نیز یہ عہد بھی کیا کہ جماعت کیلئے آپ کا حکم ایسے ہی ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم تھا چنانچہ جماعت کے اندر خلافت کا قیام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانہ بزمانہ یہ خلافت مستحکم ہوتی چلی گئی اب 2008ء میں انشاء اللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے جو ان گنت افضال اور برکات نازل ہوئی ہیں اور ان گنت ترقیات جو جماعت نے خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے کی ہیں ان کا شکر جماعت پر واجب ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس شکر کے اظہار کیلئے سن 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔ اور اس غرض کیلئے ایک منصوبہ کی منظوری بھی مرحمت فرمائی جو دنیا کی سب جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے)۔

1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کا اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کیا گیا اور آپ کے دور خلافت کے پہلے پچیس سال مکمل ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام ہمام اور محبوب آقا کے حضور قریباً 3 لاکھ روپے کی رقم بطور شکرانہ پیش کی اور درخواست کی کہ حضور اسے قبول فرمائیں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

اب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مناسب ہوگا کہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ہم سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مناسب رقم بطور شکرانہ اس درخواست کے ساتھ پیش کریں کہ یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا اظہار ہے۔ حضور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے تجویز کیا ہے کہ اس شکرانہ کی رقم کم از کم دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ ہو۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ اور اس محبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اسے خلافت احمدیہ سے ہے اس تحریک پر لبیک کہے گی۔ احباب جماعت انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعتی طور پر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جو نمائندگان یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

Broadcasting round the clock

Satellite : Asia sat 3S, **Position**: 105.5° East, **Frequency**: 3760 Mhz, **Min Dish Size**: 1.8' Metre, **Polarisation** : Horizontal, **Symbol Rate** : 2600 Mbps, **Fec** : 7/8 Main **Audio PID** : Auto **Audio Frequency**: French, English, Urdu, Arabic, Indonesian, Bengali: Auto

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپکو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆...... اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں ☆...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقفِ نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ☆...... ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ☆۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر، الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔ نوٹ:: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

M.T.A. International : post box No. 12926, London Sw 18 4Zn Tel: 44 181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344

M.T.A Qadian : Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Ph. 01872-220749, Fax : 01872-220105